خواتین کا اسلام

542 بدھ 21 رمضان 1434ھ مطابق 31 جولائی 2013ء

Kidz i Kidz
SMART LITTLE FASHION!
ENJOY THE FESTIVE
EID
WITH OUR
NEW
COLLECTION
2013
KARACHI OUTLETS
Dolmen Mall (Tariq Road) | Bahadurabad (Dolmen Arcade)
Millennium Mega Mall Saima Mall & Residency (Gulshan)
Al-Madni Shopping Mall | Saima Paari Mall (Hyderi)
HYDERABAD | RAHIM YARKHAN | GUJRANWALA | LAHORE | RAWALPINDI
For Information Please Contact . 0321-828-7487

شائقین علوم دینیہ کیلئے بشارت عظمیٰ

زمانہ حال کی ضرورت کے پیش نظر دین کے اہم ابلاغ کا ایک حسین منظر

جامعہ عربیہ احسن العلوم بصد مسرت یہ اعلان کرتا ہے کہ دورہ تفسیر القرآن الکریم اب اس سال سے ان شاء العزیز آن لائن نشر کریگا جس میں مدارس دینیہ کے طلباء وطالبات بیرون ممالک رہنے والے شوقین حضرات وخواتین بھی شرکت کرسکیں گے۔ باقاعدہ داخلہ صرف انہی کا ہوگا جو مسلسل درس نظامی پڑھتے رہے ہوں اوراس درجے کے اہل ہوں باقاعدہ اسناد کے ساتھ داخلہ دیا جائیگا، جبکہ صرف سماعت کیلئے شرکت کرنے والوں کیلئے عارضی داخلہ ہوگا جس کا نہ امتحان لیا جائے گا اور نہ سند ہوگی۔

جامعہ عربیہ احسن العلوم میں درس حدیث وفقہ کی چند اہم خصوصیات

(۱) **جامعہ عربیہ احسن العلوم** بفضلہٖ تعالیٰ اس چیز میں ممتاز ہے کہ ہمارے ہاں بنون وبنات کا ایک ہی آٹھ سالہ درس نظامی کا نصاب ہے جو وفاق سے منظور شدہ ہے اور سند جاری ہوتی ہے۔

(۲) **جامعہ عربیہ احسن العلوم** پورے پاکستان میں واحد ادارہ ہے جہاں اساتذہ پڑھانے کیلئے بنات کی درسگاہوں میں جاتے نہیں بلکہ بنون میں ہی پڑھاتے ہیں اور وہی سے اسپیکروں کے ذریعے آواز بنات تک پہنچائی جاتی ہے، بنات میں ان کی نگرانی کے لئے خواتین نگران موجود ہوتی ہیں۔

(۳) دورہ حدیث شریف میں **شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ** الجامع الترمذی جلد اول، الجامع الصحیح للبخاری کامل ازخود پڑھاتے ہیں۔

(۴) **حضرت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ** جیسے علوم تفسیر وحدیث میں فائق ہیں اور شعبان ورمضان میں دورہ تفسیر القرآن پڑھاتے ہیں ایسے ہی متخصصین کو فتوی بھی پڑھاتے ہیں اور رئیس دار الافتاء بھی ہیں۔ قرآن وحدیث اور فقہ حنفی پر بھرپور نظر اور مطالعہ کی وجہ سے حضرت کا درس اسلوب، بیان پُرمغز تقریر اور حل کتاب کی وجہ سے طلبہ میں بے حد مقبول ہے جسکی وجہ سے طلباء دور دراز سے جوق در جوق حصول علم کیلئے **جامعہ عربیہ احسن العلوم** رخ کرتے ہیں۔

(۵) جامعہ کے اصول کے مطابق اساتذہ کی بروقت گھنٹے میں حاضری ضروری ہے اور مقررہ وقت میں نصاب اور کتاب پورا کرنا لازمی ہے۔ جس میں حاضری ڈسپلن یہاں تک کہ کتاب دائیں ہاتھ میں لینا وغیرہ ہر چیز پر حضرت الشیخ کی نظر ہوتی ہے اور اس کی مکمل تعمیل کرائی جاتی ہے۔

(۶) شہر کے اساتذہ بڑے کتب خانوں سے مستفید ہوتے ہیں اور کثیر مطالعہ نئی ابحاث اور وسیع تجربہ کی وجہ سے ٹھوس اور جامع درس دیتے ہیں اس لیے دور دراز، گاؤں اور قصبوں میں رہنے والے طلبہ وطالبات جو شہری سفر میں دقت محسوس کرتے ہیں یا وہ بنات وشادی شدہ خواتین جو اپنے مشاغل سے فرصت نہیں پاتیں وہ گھر بیٹھے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے ذریعے علوم دینیہ سے مستفید ہوسکتی ہیں۔

(۷) وہ بنات جو وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے چار یا پانچ سالہ نصاب پڑھ چکی ہیں اور شوق رکھتی ہیں کہ مکمل علوم دینیہ میں دسترس حاصل کرسکیں، اب ان کے علوم کی تکمیل اور ذوق کی آسان صورت اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی اور گھر بیٹھے عزت اور عفت، پردے کے ساتھ علم کے بہتے دریا سے مستفید ہوسکتی ہیں۔

(۸) سند کے حصول کیلئے باقاعدہ داخلہ ۸۰ فیصد دروس کی حاضری ماہانہ زبانی ٹیسٹ اور ۶ مقالے لکھ کر ارسال کرنے پر انکو **جامعہ عربیہ احسن العلوم** کی جانب سے انٹرنیٹ کی سند جاری کی جائیگی جو **جامعہ عربیہ احسن العلوم** کی ویب سائٹ پر رول نمبر، نام اور سن پیدائش ڈال کر دیکھی جاسکے گی اور اس سند کا پرنٹ آوٹ بھی لیا جاسکے گا۔

(۹) داخلہ اور اسباق سب کچھ مفت ہیں جس کیلئے آپ کو صرف ایک کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی ضرورت ہوگی۔

(۱۰) عمر کی کوئی قید نہیں۔ شادی شدہ خواتین بھی داخلہ لے سکتی ہیں۔

(۱۱) داخلہ کی تفصیلات آپ کو ہماری ویب سائٹ www.ahsanululoom.com سے حاصل ہوسکتی ہیں۔

مزید تفصیلات کیلئے: ahsanmail@hotmail.com یا 0213-4978102 یا 0213-4983307 یا 0321-2394993

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

القرآن

محبوب ترین مال میں سے خرچ

''ہرگز نہ حاصل کر سکو گے نیکی میں کمال، جب تک نہ خرچ کرو اپنی پیاری چیز سے کچھ اور جو چیز خرچ کرو گے، سو اللہ کو معلوم ہے۔'' (آل عمران۔۹۲)

معارف: یہ قرآن مجید کے چوتھے پارے کی پہلی آیت ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا دینِ اسلام میں خاص مقام ہے۔ قرآن مجید میں جابجا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم، ترغیب اور نہ کرنے پر ترہیب (عتاب و غصہ) کا انداز اختیار کیا گیا ہے۔

صدقہ انسان اپنے مال میں سے کرتا ہے، جو اسے محبوب ہوتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ انسان مال ومتاع کا بہت حریص ہے، وہ چاہتا ہے کہ اس کے پاس زیادہ سے زیادہ مال جمع ہو جائے۔ یہ خواہش اگر اپنی حد سے بڑھ جائے تو بخل کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ چوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مال ودولت سے محبت نہایت مبغوض ہے، اس لیے مال ودولت کی اہمیت دلوں سے نکالنے کے لیے بار بار صدقات کا حکم دیا گیا ہے۔ صدقہ بھی ایسی چیزوں کا جو انسان کو بہت محبوب ہوں۔ مثلاً یہ نہیں کہ کپڑے بہت بوسیدہ ہو گئے تو سنبھالنے کے لیے جگہ نہ ہونے کی وجہ سے فقیر کو دے دیے۔ یا کھانے کی چیزیں گلنے سڑنے لگیں تو غریب نوکر، نوکرانی کو دے دیں۔ یہ کمالِ نیکی نہیں۔ یہ تو صدقہ کو تاوان کی طرح سر سے ٹالنے کے لیے اور فالتو بیکار چیزوں کو گھر سے نکالنا ہو گیا۔

حاصل یہی ہے کہ خراب اور بے کار چیزوں کا انتخاب کر کے صدقہ کرنا مقبول نہیں، جیسے پھٹے پرانے کپڑے، خراب برتن، ٹوٹے ہوئے پرانے جوتے، سالہا سال استعمال میں رہنے والے گدّے لحاف...... جیسا کہ ہمارے ہاں عموماً رواج ہے کہ پرانے سامان نکال کر دے دیے جاتے ہیں اور گویا ایک طرح سے نعوذ باللہ! اللہ میاں پر احسان بھی کہ ہم کتنے بڑے مخیّر ہیں۔ اگرچہ ایسا کرنا بھی خالی از ثواب نہیں مگر مکمل اور مقبول ثواب اس پر نہیں ملتا...... ہاں جو شخص فالتو سامان تو نکالتا ہی ہے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے پسندیدہ اموال میں سے بھی خرچ کرتا رہتا ہے وہ بہرحال اجرِ عظیم کا مستحق ہے۔

الحدیث

اسلامی رشتے کے چند خاص حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، دعوت قبول کرنا، اور چھینک آنے پر **یرحمک اللہ** کہہ کر اس کے لیے دعائے رحمت کرنا۔'' (بخاری)

تشریح: دینِ اسلام سراسر رحمت ورأفت دین ہے۔ اسلام کا معنی ہی سلامتی اور امن والا دین ہے۔ اسلام میں جہاں دیگر بہت سے احکام ہیں، وہیں معاشرتی رہن سہن کے طور طریقے بھی ہمیں بتائے گئے ہیں، جن میں سے چند کا ذکر مذکورہ حدیث میں آیا ہے۔ حدیث شریف میں ذکر کردہ پانچ باتیں ایسی ہیں جن سے دو مسلمانوں کا باہمی تعلق واضح ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، مسلمان بھائی کی غمی میں شریک ہونا ایسے امور ہیں، جو ایک دوسرے کے ساتھ تعلق کو بڑھاتے ہیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے وہی چاہت رکھتا ہے جو اپنے لیے رکھتا ہے۔ اس قسم کی تعمیری فکر رکھنے والی فضا میں جب ایک معاشرہ تشکیل پاتا ہے تو وہ مثالی معاشرہ ہوتا ہے۔ معاشرتی حوالے سے ایک مسلمان پر، دوسرے مسلمان بھائی کے اور بھی حقوق ہیں مثلاً ایک حدیث شریف میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس شخص کے سامنے اس کے کسی مسلمان بھائی کی غیبت اور بدگوئی کی جائے اور وہ اس کی نصرت وحمایت کر سکتا ہو اور کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی مدد فرمائے گا، اور اگر قدرت حاصل ہونے کے باوجود وہ اس کی نصرت وحمایت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کو اس کوتاہی پر پکڑے گا۔ (شرح السنہ)

ایک بندۂ مسلم کی عزت وآبرو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس قدر محترم ہے اور دوسرے مسلمانوں کے لیے اس کی حفاظت وحمایت کس درجہ کا فریضہ ہے اور اس میں کوتاہی کس درجہ کا سنگین جرم ہے، اس حدیث شریف سے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معاشرتی اخلاقیات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔

(آمین)

اُمّ المومنین

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حضور کا تعلقِ خاطر

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد ملنے کے لیے آئیں، حضرت ہالہ نے حرم اقدس میں داخل ہونے کے لیے باقاعدہ اجازت مانگی، ان کی آواز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ملتی تھی۔ آواز سن کر حضور ﷺ کو خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں اور آپ کہہ اٹھے، فرمایا: ''ہالہ ہوں گی۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں۔ انہیں نہایت رشک ہوا، بولیں:

''آپ کیا ایک بڑھیا کو یاد کرتے ہیں، جو فوت ہو گئیں اور اللہ نے آپ کو ان سے اچھی بیویاں دیں۔''

صحیح بخاری میں روایت یہیں تک ہے مگر استیعاب میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''ہرگز نہیں جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو انہوں نے تصدیق کی، جب لوگ کافر تھے تو وہ اسلام لائیں، جب میرا کوئی معین ومددگار نہ تھا تو انہوں نے میری مدد کی اور میری اولاد انہی سے ہوئی۔''

جب تک حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حیات رہیں، آپ ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں فرمایا، ان کی وفات کے بعد معمول تھا کہ جب گھر میں کوئی جانور ذبح ہوتا تو آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ان کی سہیلیوں کو گوشت بھجوایا کرتے تھے۔ (مرسلہ: آسیہ قاسم)

حنا

جہذمہ جو بشیر بن خصاصیہ کی بیوی ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ ”میں نے حضور ﷺ کو مکان سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا کہ حضور ﷺ نے غسل فرما رکھا تھا، اس لیے سر مبارک کو جھاڑ رہے تھے۔ اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر حنا کا اثر تھا۔“ (شمائل ترمذی)

پیاوِ سحر

آخری عشرۂ رمضان

لیجیے! رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوگیا۔ وہ دس دن جن میں شب قدر ہے، وہ دس دن جو پورے رمضان میں سب سے زیادہ فضیلت کے ہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ قرآن مجید انہی دس دن کے اندر اترا ہے۔ اور اس لیے کہ انہی دس دنوں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ مرد حضرات تو ۲۰ تاریخ کو مغرب کی نماز سے پہلے مساجد میں چلے جاتے ہیں اور عید کا چاند دیکھ کر گھر آتے ہیں۔ یہ اعتکاف سنت مؤکدہ ہوتا ہے۔ مگر خواتین گھروں کے کسی کونے میں اعتکاف کرتی ہیں جو نفل ہوتا ہے۔ پورے سال میں بیٹھے بٹھائے نیکیاں کمانے کا اس سے بہتر ذریعہ اور کوئی نہیں کیونکہ اعتکاف کے دوران معتکف کو نماز اور دوسرے اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے، چاہے وہ سوئے یا آرام کرے، کیونکہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ معتکف یا معتکفہ اگر سو بھی جائے تو چونکہ اس کی نیت تازہ دم ہوکر عبادت کرنے کی ہوتی ہے، اس لیے اس کا سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا ہر کام باعثِ اجر ہوتا ہے۔

انہی دس دنوں میں شب قدر ہے۔ وہ شب قدر جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔“

حضور اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ جو اس شب کی برکات سے محروم رہ جائے تو گویا وہ ساری بھلائیوں سے محروم ہوگیا۔

اس لیے اس آخری عشرے میں شب قدر کو تلاش کرنے اور عبادت سے آباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑیں۔ تاہم اکثر خواتین دن کے کام کاج کے باعث تھکی ہوتی ہیں۔ کوئی چھٹی نہیں ہوتی کہ آرام کی کمی پوری کرلیں۔ اس لیے اگر وہ رات کے کچھ حصے میں بھی عبادت کرلیں تو ان شاء اللہ شب قدر کی برکت نصیب ہوجائے گی۔

خواتینِ اسلام! یاد رکھیے رمضان پورے سال بعد آتا ہے۔ اور پھر زندگی اور موت کا کیا بھروسہ، پتا نہیں اگلا رمضان نصیب ہو کہ نہیں۔ پچھلے رمضان میں کتنے لوگ ایسے تھے جو اب اس دنیا میں نہیں۔ کیا خبر اگلے رمضان تک ہم میں سے کون قبر میں ہو۔ اس لیے ہمت بلند رکھیے۔ صحت اور وقت سے فائدہ اٹھالیجیے۔ اگر رات کی ابتداء میں ہمت نہ ہو تو تراویح پڑھ کر سو جائیں اور سحری میں معمول سے ایک ڈیڑھ گھنٹہ پہلے بیدار ہوکر نماز، ذکر و تلاوت اور دعاؤں میں مصروف ہوجائیں۔

ہاں ایک بات اور...... اگر ہوسکے تو صدقہ فطر آخری عشرے میں، عید الفطر سے پہلے ہی دے دیں۔ عام لوگ تو عید کے کپڑے جوتے چوڑیاں وغیرہ سب کچھ رمضان میں بلکہ اس سے پہلے ہی خرید کر رکھ لیتے ہیں۔ غریب مستحق لوگ بیچارے عید کے دن بھی امداد کے منتظر رہتے ہیں۔ انہیں عید سے پہلے بے فکر کردیں۔ ممکن ہو تو جتنا صدقہ فطر واجب ہے، اس سے کچھ زیادہ دے دیں۔ نقد تعاون کے علاوہ اگر کپڑے جوتے کھانے پینے کی اشیاء کا تعاون ہوسکے تو کیا بات ہے۔ رمضان میں اس کارِ ثواب کے ایک ایک ذرے کا اجر ستر گنا زیادہ ملے گا۔ ہم میں سے کون ہوگا جو ستر گنا معاوضے کا موقع ہاتھ سے جانے دے۔

گلِ حیا وہ بصد افتخار پاتی ہیں

اثر جونپوری

جو بہنیں اپنے گھروں میں قرار پاتی ہیں
وہ قربِ حق کی دلوں میں بہار پاتی ہیں

جو خارِ فحش سے دامن سمیٹ کر گزریں
گلِ حیا وہ بصد افتخار پاتی ہیں

غریب پروری جن کا شعار بن جائے
جزائے خیر وہی بے شمار پاتی ہیں

جو معصیت کی خزاں سے خروج فرمائیں
بہارِ رحمتِ پروردگار پاتی ہیں

سنوارتی ہیں جو زلفِ درازِ دنیاوی
وہ زلفِ عقبیٰ بہت کم سنوار پاتی ہیں

کریں جو پیار سے بچوں کی تربیت پیاری
تو پیارے رب کا یقیناً وہ پیار پاتی ہیں

جو صرف سکّوں کی جھنکار پر فریفتہ ہوں
سکوں سے زیست کہاں وہ گزار پاتی ہیں

نماز و روزہ اخلاق کا نہ ہو گر نور
تو آخرت میں یقیناً وہ نار پاتی ہیں

اُن عورتوں کو سمجھتی ہے معتبر دنیا
جو شوہروں کا آثر اعتبار پاتی ہیں

مدیرِ اعلیٰ : مفتی فیصل احمد
مدیر : انجینئر مولانا محمد افضل
”خواتین کا اسلام“ دفتر روزنامہ اسلام ناظم آباد 4 کراچی فون: 021 36609983
خواتین کا اسلام انٹرنیٹ پر www.dailyislam.pk سالانہ زرِتعاون اندرونِ ملک: 600 روپے، بیرونِ ملک: 3700 روپے

گزشتہ سے پیوستہ

تحفۂ ماہِ رمضان

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر رحمۃ اللہ علیہ

حکیم الامت نے بہشتی زیور حصہ نمبر تین میں حدیث نقل فرمائی جس میں روزہ داروں کی ایسی فضیلت ہے کہ جب قیامت کے دن حساب کتاب ہوگا تو روزہ داروں کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے عرش کے سائے میں دستر خوان بچھوائیں گے اور روزہ دار لوگ میدانِ محشر کی گرمی اور حساب کی پریشانی سے محفوظ عرش کے سائے میں پلاؤ بریانی کھا رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کی شاندار مہمانی ہوگی اور قیامت کے دن جس کو عرش کا سایہ مل جائے گا اُس کا حساب نہیں ہوگا کیونکہ جہاں حساب ہوگا وہاں سایہ نہ ہوگا اور جہاں سایہ ہوگا وہاں حساب نہ ہوگا کیونکہ سایۂ رحمت میں بلانا اور ضیافت کرنا یہ مہمان کا اعزاز ہے اور دنیا میں بھی کوئی میزبان اپنے معزز مہمان سے یہ سلوک نہیں کرتا کہ دعوت کے بعد اُس سے حساب کتاب لے یا اُس کو تکلیف دے تو اللہ پاک تو ارحم الراحمین ہیں، اُن کی رحمت سے بعید ہے کہ عرش کا سایہ دے کر پھر حساب کتاب کی پریشانی اور دوزخ کے عذاب میں مبتلا کریں۔ اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی اور سایۂ عرش پانے والوں کی جنت پکی ہے۔

فدیہ کا مسئلہ:

روزہ دار روزہ رکھ کر تکلیف اُٹھالیں اور جو بہت کمزور ہو، بیمار ہو، دیندار ڈاکٹر نے کہہ دیا ہو کہ آپ کے لیے روزہ مضر ہے تو وہ رمضان گذر جانے کے بعد دو سیر گندم کی قیمت روزانہ اکٹھی دے دے لیکن پیشگی دینے سے روزہ کا فدیہ ادا نہیں ہوگا۔

کفارۂ قسم کا مسئلہ:

ایسے ہی قسم کا کفارہ ہے۔ کسی نے قسم توڑ دی تو دس مسکین کو کھانا کھلائے یا دس مسکین کو دو سیر گندم فی کس قیمت ادا کرے۔ مگر دس مسکین کو الگ الگ دے۔ اگر ایک مسکین کو دے گا تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوگا۔ اگر مسئلہ نہیں جانتا اور ایک مسکین کو بلایا اور کہا کہ بھئی! میں نے قسم توڑ دی ہے، تم یہ دو سیر گندم کے حساب سے دس دن کی قیمت مثلاً ڈھائی سو روپے لے لو تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوا۔ اس لیے چاہے اُسی مسکین کو دو مگر دس دن تک دو سیر گندم کی قیمت یومیہ دیتے رہو اور اگر آپ کو جلدی ہے، ایک ہی دن میں کفارہ دینے کا شوق ہے تو دس مسکینوں کو تلاش کرلو اور اگر مسکین نہ ملتے ہوں تو کسی متقی عالم کے مدرسہ میں دو جو شریعت کے مطابق کفارہ ادا کرے گا اور چوراہوں پر جو مسکین نظر آتے ہیں یہ مسکین نہیں، ان کے بینک اکاؤنٹ ہوتے ہیں، یہ باقاعدہ گروپ ہوتا ہے، ان کا باقاعدہ ٹھیکہ ہوتا ہے، اس لیے اپنے صدقات، خیرات مدارس میں دیجیے۔ آپ کو ڈبل ثواب ملے گا۔ آپ کا واجب بھی ادا ہوجائے گا اور صدقہ جاریہ بھی ہوگا۔ ورنہ اگر جوش میں نادانی سے ایک ہی مسکین کو دے دیا تو ایک دن کا ادا ہوگا اور قیامت کے دن نو دن کا مواخذہ ہوگا۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم کو مسئلہ معلوم نہ تھا۔ وہاں یہ سوال ہوگا کہ مسئلہ پوچھا کیوں نہیں؟ کوئی روڈ پر موٹر نکالے اور ٹریفک پولیس چالان کردے اور یہ کہے کہ صاحب! مجھے اس قانون کا پتہ نہیں تھا تو پولیس والا کہے گا کہ روڈ پر کیوں موٹر نکالا، پہلے قانون سیکھو، تب روڈ پر آؤ۔ اب رُوٹ پر آگئے تو اخروٹ پیش کرو چالان کا، تم تو بالکل رنگروٹ معلوم ہوتے ہو۔

تو رمضان شریف کی یہ ایک ہی فضیلت کافی ہے کہ روزہ داروں کی عرش کے سائے میں اللہ میاں کی طرف سے دعوت ہوگی کہ تم لوگوں نے میری وجہ سے اپنے پیٹ کو تکلیف دی ہے لہٰذا اب قیامت کے دن اطمینان سے کھاؤ جبکہ سب گرمی سے پسینہ میں شرابور حساب دے رہے ہیں اور تم کو ہم میدانِ محشر کی گرمی سے نکال کر سایۂ عرش میں بریانی کھلا رہے ہیں۔ تمہاری دعوت ہو رہی ہے۔ کتنی مبارک ہمت تھی جس سے تم نے دنیا میں روزہ رکھا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت دے۔

روزے داروں کے لیے دو خوشیاں:

حدیث پاک میں ہے کہ روزہ داروں کو دو خوشیاں ہیں، ایک دنیا میں افطار کے وقت اور دوسری قیامت کے دن جب وہ اپنے رب سے ملاقات کریں گے۔ افطار میں روزہ دار کو اتنا مزہ آتا ہے کہ روزہ خور اس سے محروم ہوتا ہے۔ افطاری کے وقت روزہ دار اور غیر روزہ دار کے چہرے سے پہچان لوگے۔ اگر کسی نے روزہ نہیں رکھا لیکن پھر بھی ٹھونس رہا ہے کہ یار دہی بڑے کون چھوڑے تو اُس کا چہرہ بتادے گا کہ اس ظالم نے روزہ نہیں رکھا۔ روزہ دار کے چہرہ پر ایک نور ہوتا ہے، ایک چمک ہوتی ہے لیکن افطاری کی دعوتوں کی وجہ سے جماعت کی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔ کہیں افطار کی دعوت ہو جس کا نام افطار پارٹی ہے وہاں سموسہ، دہی بڑے وغیرہ کی ڈش اور فش ہوتی ہے لہٰذا کبھی بھی افطاری کے لیے جماعت کی نماز مت چھوڑو۔ تھوڑی سی کھجور وغیرہ سے افطاری کرکے پانی پی لو۔ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھ کے آؤ اور اطمینان سے کھاؤ۔ جلدی جلدی کھانے میں مزہ بھی نہیں اور دعوت والے سے پہلے ہی طے کرلو کہ بھئی! ہم جماعت سے نماز پڑھیں گے، پھر آپ کے افطار کا جتنا بھی سامان ہوا ہم سمیٹنے میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے تاکہ میزبان بھی خوش ہوجائے ورنہ بے چارہ درے گا کہ اتنی محنت سے پکوایا اور یہ سب جارہے ہیں، جماعت سے نماز پڑھنے۔ اس لیے اُس سے پہلے ہی وعدہ کرلو کہ ابھی جماعت پڑھ کر آتے ہیں، پھر آکے خوب کھاؤ، چاہے عشائیہ نہ کھاؤ، افطار یہ ہی کھالو لیکن افطاری میں اتنا ہوس سے اور ہبک کے کھانا کہ جس سے سجدے میں حلق سے دہی بڑا نکلنے لگے جائز نہیں۔ خود تو سجدہ میں جاتے ہوئے کہہ رہے ہیں اللہ اکبر اللہ بڑا ہے، اُدھر دہی بڑا کہہ رہا ہے کہ میرا نام دہی بڑا ہے، پہلے میں نکلوں گا۔ اتنا کھانے کی ضرورت کیا ہے۔ اتنا کھاؤ کہ تراویح پڑھ سکو یہ نہیں کہ کھا کے نیند آگئی اور عشاء اور تراویح غائب یا کھٹی ڈکار آرہی ہے، چورن کھا رہے ہیں اور سیون اَپ پی رہے ہیں۔ اتنا کھاؤ جتنی بھوک ہے جو ہضم کرلو۔ معدے کو

تکلیف دینا بھی حرام ہے۔

رمضان کی برکات سے محروم کرنے والی دو بیماریاں

(۱) بدنظری:

رمضان میں خصوصاً بدنگاہی سے بچو۔ دو بیماریاں ایسی ہیں جن کی وجہ سے انسان روزے کی برکات سے محروم ہوجاتا ہے۔ ان میں سے ایک یہی بدنظری ہے جس کی میں تفسیر پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے بدنظری کو مردوں کے لیے بھی حرام فرمایا ہے اور خواتین کے لیے بھی حرام فرمایا ہے یعنی جہاں یَغُضُّوا ہے کہ مردوں کو چاہیے کہ نظر بچائیں وہیں یَغْضُضْنَ بھی ہے کہ خواتین پر بھی فرض ہے کہ اپنی نظر کی حفاظت کریں۔

موردِ لعنت کو دیکھنا بھی منع ہے:

اچھا جو بدنظری کررہا ہو اُس کو دیکھو بھی مت کیونکہ عذاب کے موقع کو دیکھنا بھی منع ہے۔ جس بستی پر عذاب آیا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر سے گذرے تو آپ نے اُدھر دیکھا بھی نہیں، سر مبارک جھکا کر اُس پر رومال ڈال لیا اور صحابہ کو حکم دے دیا کہ اس بستی کو دیکھو بھی مت۔ تو جو شخص بدنظری کررہا ہے۔ حدیث کے مطابق اُس پر لعنت برس رہی ہے:

﴿لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ﴾

نبی کی بددعا ہے کہ اے اللہ! ایسے شخص پر لعنت فرما جو بدنظری کرے اور جو اپنے کو بدنظری کے لیے پیش کرے۔ تو لعنتی لوگوں کو دیکھو بھی مت۔ ایسے ہی بندر روڈ جاتے ہوئے جہاں سینما کے بورڈ لگے ہوئے ہیں، وہاں بھی نظر بچالو کہ لعنت کی جگہ ہے اور اس مبارک مہینہ میں مشق کرلو۔ خواتین برقعہ استعمال کرنا شروع کردیں۔ ہر عمل پھر آسان ہوجائے گا۔ روزہ کی فرضیت کا راز اللہ نے لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ رکھا ہے کہ روزہ اس لیے فرض کیا ہے تاکہ تم متقی ہوجاؤ۔ جو مہینہ آرہا ہے اس میں آج ہی ارادہ کرلو۔ خواتین بھی ارادہ کرلیں کہ آج سے شرعی پردہ کریں گی، اپنے شوہر کے سگے بھائی سے بھی پردہ کریں کہ شوہر کے بھائی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا بھائی موت ہے موت، یعنی جتنا موت سے ڈرتی ہو اتنا شوہر کے بھائی سے ڈرو۔

(۲) غیبت:

اب دوسرا مرض جو رمضان میں بہت زیادہ مضر ہے، غیبت ہے۔ غیبت کرنے والا اپنی نیکیوں کا مال منجنیق میں رکھ کر مثلاً کراچی سے کلکتہ بھیج رہا ہے، ڈھاکہ بھیج رہا ہے، دبئی بھیج رہا ہے۔ جس کی غیبت کررہا ہے وہ چاہے دبئی کا ہو، ڈھاکہ کا ہو، کلکتہ کا ہو، مدارس کا ہو، بمبئی کا ہو، غیبت کرنے والے کی نیکیاں اُس کے اعمالنامہ میں جارہی ہیں جس کی غیبت کررہا ہے۔ بعضے ایسے ظالم ہیں کہ رمضان میں اور زیادہ غیبت کرتے ہیں کہ بھئی! ٹائم پاس نہیں ہورہا ہے، آؤ تُسی کچھ گل کریں۔ پیٹ میں روزہ ہے اور غیبت کرکے حرام کے مرتکب ہورہے ہیں اور مردہ کا گوشت کھارہے ہیں۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرتا ہے یا سنتا ہے وہ اپنے کو اُس سے بہتر سمجھتا ہے۔ جو اپنے کو سب سے حقیر سمجھے گا وہ تو سوچے گا کہ کیا پتہ قیامت کے دن ہمارا کیا حال ہوگا۔ حکیم الامت کا یہ جملہ کبھی کبھی پڑھ لیا کرو کہ اے اللہ! میں سارے مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور سارے جانوروں اور کافروں سے کمتر ہوں فی المآل کہ نہیں معلوم خاتمہ کیسا ہونا ہے۔

غیبت کے زنا سے اشد ہونے کی وجہ:

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ غیبت کا گناہ زنا سے اشد ہے۔

﴿اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا﴾ (مشکوٰۃ)

صحابہ نے پوچھا زنا سے کیوں اشد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زنا کار اپنے زنا سے اگر معافی مانگ لے تو معافی ہوجائے گی۔ جس کے ساتھ زنا کیا ہے، اس سے معافی مانگنا ضروری نہیں ہے۔ زنا کو اللہ نے اپنا حق رکھا ہے۔ یہ حق العباد نہیں ہے لیکن غیبت حق العباد ہے۔ جس کی غیبت کی ہے جب تک اُس سے معافی نہیں مانگے گا، یہ گناہ معاف نہیں ہوگا بشرطیکہ جس کی غیبت کی ہے، اُس کو اطلاع ہوجائے۔ جب تک اُس کو اطلاع نہیں ہوئی، اُس وقت تک اُس سے معافی مانگنا ضروری نہیں۔ مثلاً ایک آدمی نے یہاں بیٹھ کر لاہور والے کی غیبت کی اور اُس کو خبر نہیں ہے۔ پھر اُس کو خط لکھنا یا لاہور جاکر معافی مانگنا یہ بالکل عبث ہے، بے کار ہے بلکہ ناجائز ہے کیونکہ خواہ مخواہ آ بیل مجھے مار والی بات ہے۔ وہ سوچے گا کہ یار تم کیسے آدمی ہو کہ غیبت کرتے ہو! دیکھنے میں ایسے پیارے دوست بنے ہوئے ہو، لہٰذا جس کو اطلاع نہ ہوئی ہو، اُس سے معافی مت مانگو۔ بس جس مجلس میں غیبت کی ہو وہاں کہہ دو کہ مجھ سے نالائقی ہوگئی، وہ مجھ سے بہتر ہیں، اُن کی خوبیوں پر افسوس میری نظر نہیں گئی۔ جیسے مکھی زخم پر ہی بیٹھتی ہے، سارا جسم اچھا ہے، اُس کو نظر انداز کرتی ہے اور صرف گندی جگہ پر بیٹھتی ہے۔ اسی طرح ہزاروں خوبیوں کو نظر انداز کرکے میں نے اُن کے ایک عیب کو دیکھا اور کیا معلوم انہوں نے اُس سے بھی توبہ کرلی ہو اور اللہ کا پیار حاصل کرلیا ہو اور تین دفعہ قل ھو اللہ شریف پڑھ کر بخش دو بلکہ صبح وشام کے جو معمولات میں نے بتائے ہیں وہ پڑھ کر روزانہ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ میں نے زندگی میں جس کی غیبت کی ہو، ستایا ہو یا مارا ہو، ان سب کا ثواب اے اللہ! اُن کو دے دے اور اُن کو یہ ثواب دکھا کر قیامت کے دن راضی نامہ کرادینا۔ ماں باپ کو بھی اس میں شامل کرلو۔ بزرگوں کا اس میں اختلاف ہے کہ ثواب تقسیم ہوکر ملے گا یا ہر ایک کو پورا ملے گا۔ مثلاً تین دفعہ قل ھو اللہ کا ثواب اگر سو آدمیوں کو بخشا کیا سو حصہ لگے گا، بانٹا جائے گا، تقسیم ہوگا؟ مگر حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہی ہے جس کو حکیم الامت نے نقل کیا ہے کہ ثواب تقسیم نہیں ہوگا، سب کو برابر ملے گا۔ سورۂ یٰسین شریف پڑھ کر بخشو تو ایک قرآن پاک کا ثواب ہر ایک کو پورا پورا ملے گا چاہے بے شمار آدمیوں کو بخشو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور فضل سے یہ قریب ہے۔

ماہِ رمضان میں تقویٰ سے رہنے کی برکات:

دل میں پہلے ایک مہینہ کا معاہدہ تو کرو، ایسا نور آئے گا کہ رمضان کے بعد بھی ان شاء اللہ اس نور سے محروم ہونے کو دل نہ چاہے گا۔ جو بڑی روشنی میں رہ لیتا ہے مثلاً ایک ہزار پاور کے بلب میں تو پھر چالیس پاور کے بلب میں اُس کو لوڈ شیڈنگ معلوم ہوگی۔ بس ایک مہینہ تقویٰ کے بڑے بلب میں رہ لو۔ ایک مہینہ کے لیے نفس کو آسانی سے منالو کہ بھئی معاہدہ کرتے ہیں کہ نہ بدنظری کریں گے، نہ جھوٹ بولیں گے، نہ غیبت کریں گے اور خواتین یہ معاہدہ کرلیں کہ ہم ایک مہینہ بے پردہ نہیں نکلیں گے اور جھوٹ بھی نہیں بولیں گے، کسی کی غیبت بھی نہیں کریں گے اور گھر میں وی سی آر، ٹیلی ویژن بھی نہیں چلنے دیں گے۔ ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور ہر روز اللہ تعالیٰ سے کہو کہ اے اللہ! ہم یہ مہینہ تقویٰ سے گذار رہے ہیں، آپ اس مہینہ کا تقویٰ قبول کرکے گیارہ مہینہ کے لیے بھی ہمیں متقی بنادیجئے۔

بس یہ ایک مہینہ اللہ کے نام پر فدا رہو۔ ایک مہینہ کے لیے ان شاء اللہ نفس مان جائے گا کہ کوئی بات نہیں، چلو مولوی صاحب کی بات مان لو، ایک مہینہ کا معاملہ ہے۔ اس کا اثر ان شاء اللہ یہ ہوگا کہ ایک مہینہ جب تقویٰ کے نور میں رہیں گے تو رمضان کے بعد بھی گناہ کی ہمت نہیں ہوگی۔ اندھیروں سے مناسبت ختم ہوجائے گی اور کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ احترامِ رمضان کے صدقے میں تَقْوَیٰ فِی رَمَضَان کی برکت سے تَقْوَیٰ فِی کُلِّ زَمَان ہمیں دے دیں۔ جیسے حرمین شریفین میں جن لوگوں نے نظر کو بچایا اللہ نے اُن کو عجم میں بھی تقویٰ دے دیا کہ تَقْوَیٰ فِی الْحَرَمِ ذریعہ بن گیا تَقْوَیٰ فِی الْعَجَمِ کا۔ ایسے ہی تَقْوَیٰ فِی رَمَضَان کو اللہ تعالیٰ سبب بنادیں۔ تَقْوَیٰ فِی غَیْرِ رَمَضَانَ کے لیے بھی وَفِی کُلِّ زَمَان کے لیے بھی۔

بس بھئی دیکھو! راستہ بہت آسان ہوگیا کہ نہیں؟ سب لوگ آج ہی اپنے اپنے نفس سے ایک مہینہ کا معاہدہ کرلو اور تقویٰ کے بڑے پاور کے بلب میں رہنے کی مشق کرلو اور قبولیت کے اوقات میں دعا بھی کرتے رہو۔ افطار سے پہلے دعا قبول ہوتی ہے اور سحری کے وقت میں تہجد کا وقت ہوتا ہے۔ افطار سے پہلے دعا قبول ہوتی ہے اور سحری کے وقت میں تہجد کا وقت ہوتا ہے۔ سحری کے لیے اُٹھتے ہی ہو اور اُٹھنا ہی مشکل ہوتا ہے لیکن سحری کھانے کے لیے تو اُٹھنا ہی پڑتا ہے، جب اُٹھ گئے اور کلی بھی کی، منہ بھی دھویا تو پورا وضو ہی کرلو اور سحری سے پہلے دو رکعات پڑھ لو الا یہ کہ وقت جا رہا ہو تو اور بات ہے۔ سحری سے پہلے کیونکہ پیٹ خالی ہوتا ہے تو اللہ بہت یاد آتا ہے اور دُعا میں دل لگتا ہے۔ اس لیے سحری کھانے سے پہلے ہی دو رکعات پڑھ لو۔ سحری کے بعد پڑھنا مشکل ہے کیونکہ شیطان ڈراتا ہے کہ دن کیسے گزرے گا، مغرب تک تو کھانا نہیں ملے گا، اس لیے خوب سحری ٹھونس لو، ڈبل اسٹوری بھرلو، فرسٹ فلور بھی بھرلو، سیکنڈ فلور بھی بھرلو، بیسمنٹ (basement) بھی بھرلو، چاہے دن بھر کھٹی ڈکار آتی رہے لہٰذا اتنا نہ کھاؤ، اللہ پر بھروسہ رکھو، اتنا کھاؤ جو ہضم ہوجائے تو طاقت زیادہ رہے گی۔ تجربے کی بات کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے زیادہ ٹھونس لیا تا کہ دن بھر بھوک نہیں لگے، اُن کو زیادہ کمزوری محسوس ہوئی، معدے کا نظام خراب ہوگیا، دن بھر کھٹی ڈکاریں آئیں اور کمزوری زیادہ ہوئی۔ سحری کھانا سنت ہے۔ اگر اتنا ضروری ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم واجب کردیتے لہٰذا سنت میں اتنی زیادہ محنت مت کرو کہ ٹھونسا ٹھونس مچادو۔ ایک کھجور کھا کر پانی پینے سے بھی سنت ادا ہوجائے گی۔ اگر سحری کو کچھ نہ ہو یا بھوک نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی سے بھی سنت ادا ہوسکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سنت کو اتنا آسان فرمایا، پھر آپ کیوں اتنی زیادہ زحمت فرماتے ہیں۔ اللہ پر بھروسہ رکھو، اللہ تعالیٰ روزہ کو آسان فرمادیتے ہیں، اس لیے گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

اور اس مبارک مہینہ میں اللہ سے رزق حلال مانگو اور رزقِ حرام چھوڑنے کی تدبیر کرو۔ رو رو کر اللہ سے دعائیں مانگو اور کوشش کرو، حلال تلاش کرو لیکن جب تک رزقِ حلال نہ مل جائے جوش میں آ کر رزقِ حرام کا دروازہ مت چھوڑو۔ یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا مشورہ ہے۔ بعض لوگوں نے حرام چھوڑ دیا اور حلال بھی نہ پایا تو شیطان آ گیا اور کہا کہ تم نے تو اللہ کے لیے حرام چھوڑا تھا لیکن اللہ نے تمہیں حلال نہیں دیا۔ اس طرح اللہ سے بدگمان کردیا اور بہت سے کافر ہوگئے، لہٰذا کفر سے بچانے کے لیے یہ مشورہ دیا گیا ہے۔ کفر سے بہتر ہے کہ تم نادم گنہگار رہو اور کوشش کرتے رہو اور نیت کرلو کہ جب حلال مل جائے گا تو جتنی حرام آمدنی کھائی ہے اُس کو صدقہ واجبہ میں تھوڑا تھوڑا کرکے ادا کردیں گے۔ نیت کرلو، اللہ کے ہاں نیت پر بھی مغفرت کی اُمید ہے۔

آخر میں عرض کرتا ہوں دوستو! کہ میرا دردِ دل آپ سے گزارش کرتا ہے کہ ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کرو۔ اس سے بڑھ کر مبارک بندہ کوئی نہیں ہے۔ مولانا رومی نے صرف دو آدمیوں کو مبارک بادی پیش کی ہے۔

اے خوشا چشمے کہ آں گریانِ اوست

یعنی مبارک ہیں وہ آنکھیں جو اللہ کی یاد میں رو رہی ہیں اور

اے ہمایوں دل کہ آں بریانِ اوست

وہ دل مبارک ہے جو خدا کی یاد میں تڑپ رہا ہے، بُھن رہا ہے، جل رہا ہے تو ایسے ہی دوستو! یہ کوشش کرو کہ ایک لمحہ بھی اللہ کو ناراض نہ کرو۔ بہت مہنگا سودا ہے، بڑی طاقت کو ناراض کرکے چھوٹی طاقتوں کو خوش کرنا یہ عقل ہے یا بے عقلی ہے؟ اور اللہ سے بڑھ کر کس کی طاقت ہے؟ اس اللہ کو ناراض کرکے نفس کو خوش کرنا، معاشرہ کو خوش کرنا، شیطان کو خوش کرنا اس سے بڑی حماقت کوئی اور نہیں اور اللہ کو خوش کرنے میں آپ کا دل بھی خوش ہوگا۔ ارادہ کرکے دیکھو، ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آجائے گی۔

دردکا درماں

ریحانہ تبسم فاضلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

❖ باجی! میرا پہلا مسئلہ رشتے کا ہے میری عمر 17 سال ہے میرا کہیں بھی رشتہ نہیں ہو رہا۔ میں نے رشتے کے لیے بہت وظائف پڑھے ہیں سورۃ سجدہ روزانہ اکیس مرتبہ سورۂ رحمٰن تین مرتبہ اوراس کے علاوہ بھی بہت کیے ہیں، لیکن کہیں بھی رشتے کی بات چلتی ہے تو دشمن لوگ وہیں جاکر میرے خلاف باتیں کرنا شروع کردیتے ہیں کہ یہ لڑکی صحیح نہیں ہے کبھی کہتے ہیں یہ شرعی پردہ کرتی ہے تم لوگ شرعی پردہ نہیں کروا سکوگے۔ باجی میری تینوں بہنوں کے دیوروں کے لیے رشتہ مانگا گیا لیکن ابونے ان کے گھریلو معاملات کی وجہ سے رشتہ دینے سے انکار کردیا تو اب وہ سب لوگ باتیں بناتے ہیں کہ ہمیں رشتہ نہیں دیا ہم دیکھیں گے کہ کہاں سے اچھا لڑکا ڈھونڈو گے۔ باجی اس وجہ سے سب گھر والے بہت پریشان ہیں۔ باجی مجھ سے چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کی شادی ہوچکی ہے جب لوگوں کی باتیں میرے کان میں پڑتی ہیں تو میں بہت پریشان ہوجاتی ہوں اور باجی دوسرا مسئلہ میرے دانتوں کا ہے میرے دانتوں میں سال پہلے ماخورہ لگ گیا تھا تو میں نے ڈینٹل سرجن سے علاج کروایا تھا تو دانت میرے بالکل صحیح ہوگئے تھے پھر تین چار ماہ بعد بھائی کی شادی میں گئی وہاں کچھ کزنیں کہنے لگی اس کے دانت بہت خوب صورت ہیں پھر نہ جانے نظر لگ گئی ہے یا وہاں گاؤں میں کوئی سایہ کا اثر پڑگیا ہے اور شادی میں جانے سے پہلے میرا چہرہ بہت خوب صورت تھا صاف تھا کبھی دانہ تک نہ نکلا تھا لیکن شادی سے آنے کے 15 دن بعد میرے دانتوں میں بہت درد رہنے لگا، چہرے پر دانے نکلنا شروع ہوگئے دانتوں کی صفائی کرواچکی ہوں لیکن آرام نہیں آیا۔ دانتوں کے لیے میں نے آب زم زم بھی بہت پیا وظائف بھی پڑھے وتروں میں جو تین سورتیں پڑھتے ہیں وہ بھی مسلسل پڑھ رہی ہوں لیکن نہ تو دانت سفید ہوئے اور نہ صحیح ہوئے ۔دوائیاں کرکر کے تھک گئی ہوں باجی دانتوں کی وجہ سے شادی کرنے سے بھی بہت گھبراتی ہوں۔ باجی جیسا کہ آپ بھی جانتی ہیں کہ ہر لڑکے کی خواہش ہوتی ہے کہ میری بیوی خوب صورت ہو تو میں اس وجہ سے بہت پریشان رہتی ہوں کہ میری یہ بیماری ٹھیک ہوجائے باجی میں سوچ سوچ کر اکثر بیمار ہوجاتی ہوں چار پائی سنبھال لیتی ہوں۔ باجی مجھ گناہ گار کے لیے آپ بھی خصوصی دعا کیجیے گا شاید آپ جیسے نیک لوگوں کی دعاؤں سے میرے مسائل حل ہوجائیں۔ شکریہ اللہ آپ کو دنیا وآخرت کی ہر خیر میسر فرمائے اور ہر شر سے عافیت میں رکھے آمین۔

(بنت محمد احمد۔ گلشن اقبال رحیم یار خان)

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ج: بی بی بنت محمد

''دردکا درماں'' پسند کرنے کا شکریہ۔ بی بی آپ کے خط سے محسوس ہورہا ہے کہ آپ کے ساتھ اس وقت جو مسائل ہیں اس میں ایک نظر بد کا مسئلہ ہے۔ نظر بد کے لیے آپ مندرجہ ذیل طریقے پر کلامِ الٰہی پڑھیں۔ ان شاء اللہ نظر بد ختم ہوجائے گی۔

نمبر1: گیارہ مرتبہ درود شریف

نمبر2: سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ

نمبر3: سورۃ القلم کی آخری دو آیتیں اکیس (21) مرتبہ

نمبر4: سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ

نمبر5: گیارہ مرتبہ درود شریف

اپنے ہاتھوں پہ دم کرکے اپنے چہرے پر پھیریں۔ انگشتِ شہادت پہ دم کرکے اپنے دانتوں پہ پھیریں۔ ان شاء اللہ نظرِ بد ختم ہوجائے گی، لیکن کسی اچھے دانتوں کے ڈاکٹر کو بھی دکھائیں۔ منزل صبح، دوپہر، شام کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور پانی پر دم کرکے پی لیا کریں اللہ پر بھروسا کریں تمام کاموں کا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ احساس کمتری کو دور پھینک دیں۔ سورۃ التوبہ کی آخری آیت کی ایک تسبیح اور گیارہ مرتبہ اول وآخر درود شریف پڑھ کے اللہ تعالیٰ سے نیک رشتے کے لیے دعا کریں۔ وہی رب دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ اپنے آپ کو مریض بنا کر اپنے والدین کے لیے مشکلات پیدا نہ کرو۔ رب کریم کی طرف سے جتنی زندگی ملی ہے، وہ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں گزارنے کے بعد جو وقت ملے، اس کو اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق گزارو، اللہ خیر کا معاملہ فرمائے۔ آمین۔

بچّوں کی صحت

اکثر گھروں میں دیکھا جاتا ہے کہ عورتیں اپنی اور بچوں کی صفائی کا خاص خیال نہیں رکھتی ہیں۔ اگر گھر کی عورتیں صاف ستھری رہیں تو بچوں کے صحت مند رہنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ صفائی کے جو رہنما اصول ہیں انہی پر کاربند رہ کر اپنی اور بچوں کی صحت کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ ان اصولوں پر خود بھی عمل کریں اور بچوں سے بھی عمل کروائیں۔ یہاں ہم چند رہنما اصول بتاتے ہیں جو گھر بھر کی صحت کے ضامن ہیں۔

☆ بچوں کو پابندی سے نہلایئے اوران کے کپڑے بدلیے۔

☆ بچوں کو صبح جاگنے کے بعد، پاخانہ کرنے کے بعد، اور کھانا کھانے یا کھانے کی چیزوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے ہاتھ دھونے کی تلقین کریں۔

☆ ممکن ہو تو بچوں کو ننگے پاؤں نہ پھرنے دیں۔ انہیں چپل یا جوتے پہنائیں۔

☆ بچوں کو دانت برش سے صاف کرنا سکھائیں اوران کو بہت زیادہ مٹھائیاں، ٹافیاں اور کولا مشروبات نہ دیں۔

☆ ان کے ناخن پابندی سے اور اچھی طرح کاٹتے رہیے۔

☆ بیمار بچوں کو اور ان بچوں کو جنہیں زخم، خارش، جوئیں یا دوسری کوئی جلدی بیماری ہو دوسرے بچوں کو ان کے کپڑے، تولیے وغیرہ استعمال نہ کرنے دیں۔

☆ بچوں کو گندی چیزیں یا ایسی چیزیں جو زمین پر پڑی رہتی ہوں منہ میں نہ لینے دیں۔

☆ جن علاقوں میں آلودگی زیادہ ہوتی ہے وہاں بچوں کو ابلا پانی پلائیں۔

☆ بچوں کے حفاظتی ٹیکے پابندی سے لگواتے رہیے تاکہ بچے بیماریوں سے محفوظ رہیں۔

بنت محمود

ہماری مادرِ علمی

رنگ برنگے پھولوں کی وادی

ہم نے مزاج شروع ہی سے مسافرانہ پایا ہے۔ نہیں بھئی یہ مطلب نہیں کہ ایک کندھے پر چھوٹی سے پوٹلی کھانے کی اور دوسرے پر چھوٹی سی گھڑی کپڑوں کی لیے نگر نگر پھرتے ہیں۔ (ویسے نگر نگر گھومنے کی بہت آرزو ہے!) بلکہ یوں سمجھیے کہ گرمیوں میں ہمارا مزاج سفر کرتے ہوئے خاصہ درویشانہ (بقول اماں کے ماسیوں والا) ہوجاتا ہے۔ سستے سستے لان کے کپڑے، شلوار الگ رنگ، قمیض الگ پرنٹ، دوپٹہ الگ یہ حلیہ رہتا ہے! کیا کہا آپ نے؟ تقریبات میں؟ تو آپ سے کیا چھپانا! نکاح، ولیمے کی تقریبات میں اکثر گھر میں کافی پہنے ہوئے لان کے سوٹ استعمال میں لے آتے ہیں۔ کبھی جو اماں زیادہ سنائیں اور شلوار کے رنگ پر تبصرہ کریں تو کالی شلوار کسی بھی قمیض کے ساتھ چل جاتی ہے۔ ایک ہی دلیل ہوتی ہے جو سب پہ بھاری ہوتی ہے۔ برقع، نقاب، دستانے، موزے اتارنے تھوڑی ہیں وہاں جو کپڑوں پر دھیان دوں!

اور سردیاں تو ہمارا سب سے پسندیدہ موسم ہے اس میں ہمارا مزاج سفر کرتے ہوئے شاہانہ ہوجاتا ہے۔ اسی مزاج کی بدولت ایک جگہ ٹک کر بغیر مقصد کے دیر تک ہم نے بیٹھنا نہیں سیکھا۔ کوئی پانچویں جماعت میں تھے کہ مدرسہ اور عالمہ کا ذکر سنا۔ ایک آنٹی نے ہماری ذہانت (آہم) کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اسے عالمہ کے کورس میں بھیج دیں۔ ہم اپنے لاابالی مزاج کی وجہ سے سمجھے آسان سا تو ہوگا، لکھنے کا کام تو ملتا ہی نہ ہوگا، امتحان بھی بس سنانے کا ہوتا ہوگا۔ مگر ایک تو ابا حضور نے منع کردیا۔ دوسرے انجینئر بن کر فوج میں جانے کے شوق نے ہمیں مدرسے کو اپنے قدموں سے رونق نہ بخشنے دی۔ آخر سیکنڈری میں آکر ہمارا فوج میں جانے کا خواب ٹوٹ گیا کہ ہم جا نہ سکتے تھے۔ سوچا انجینئر ہی بن جائیں صبر کرکے، مگر یہ بھی ناممکن نظر آیا تو ہمارا دل اسکول کی پڑھائی سے اچاٹ ہوگیا۔ انہی دنوں شہید ختم نبوت مولانا یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ کو ظالموں نے شہید کردیا...... میں بہت دنوں تک روتی رہی۔ مجھے حضرت سے انتہائی عقیدت تھی، حالانکہ میں کم عمر تھی۔ نہ ان کو کبھی دیکھا نہ سنا، نہ کبھی ان کی کوئی کتاب پڑھی۔ بس مقامی اخبار میں جمعہ کے دن ان کا ''آپ کے مسائل'' کا کالم آتا تھا، وہ میں بہت ذوق وشوق سے پڑھتی تھی...... یہی عقیدت آخر مجھے مدرسے کی طرف لے چلی۔ گھر والوں کو کیسے راضی کیا، الگ کہانی ہے۔ بڑی سی چادر پہن کر داخلہ کے لیے گئے۔ استاد صاحب حیران ہوئے...... داخلہ تجوید کی کلاس میں ملا کہ تجوید صحیح نہ تھی...... اور عالمہ کے کورس میں ششماہی امتحان چل رہے تھے۔ یہ واضح کردوں کہ ہمارا پیارا سا مدرسہ جسے میں ''رنگ برنگے پھولوں کی وادی'' کہوں گی، نیا نیا انہی دنوں آباد ہوا تھا۔ سو صرف

عائشہ

درجہ اعدادیہ ہی تھا فی الحال۔ خیر رمضان میں ابتدائی صرف ونحو نئی آنے والی طالبات کو پڑھائی گئی۔ عید کے بعد جائزہ ہوا۔ الحمدللہ ہمارا ایک ہی نمبر کٹا۔ مگر استاد صاحب کا اصرار تھا کہ ہم اعدادیہ پڑھیں...... اور ہم راضی نہ تھے ہمیں عامہ میں ہی جانا تھا۔ جو شوق ہمیں تھا...... ہم الفاظ میں ذکر کرنے سے قاصر ہیں۔ آخر شمع باجی کی سفارش پر استاد صاحب مولانا سبحان صاحب نے باجی سے فرمایا کہ اگر یہ اچھا نہ پڑھے گی تو آپ ذمہ دار ہیں۔ اب پہلا دن وہی شرارتی، لاابالی، لاپروا، بچکانہ مزاج مدرسے میں اِدھر سے اُدھر، اُس سے گفتگو اِس کا انٹرویو۔ آہ پہلا سال جنوری سے شروع ہوا۔ سردی کا موسم اور ہماری نیند حالانکہ دوپہر کا مدرسہ تھا۔ مگر کیا کریں، وہ جو سائنسدان کہتے ہیں کہ سردیوں میں ہر جاندار کو بہت نیند آتی ہے بلکہ اکثر تو سردیاں نیند ہی میں گزار دیتے ہیں، اب ہم بھی جاندار بلکہ ڈھیٹ قسم کے جاندار واقع ہوئے ہیں۔ جہاں جگہ مل جائے۔ بیٹھتے ہی نیند میں! مگر الحمدللہ سزا نے تھوڑی عقل دلادی اور سردیوں میں اسٹیل کا اسکیل جلادہی لگتا تھا۔ باجی کو ہم سے شاید امید نہ تھی کہ ہم کوئی مدرسے کا نام روشن کرسکیں۔ لاپروا مزاج کی بدولت ہمیں بھی احساس نہ ہوا۔ وہی بس مغرب کی نماز پڑھ کر پڑھنے بیٹھتے، عشاء کی اذان سے پہلے بستر بند۔ سردیوں میں تو پھر بھی صبح ایک آدھ گھنٹہ پڑھ ہی لیتے (نیند کی حالت میں) گرمیوں میں وہ بھی کم کم...... مگر عامہ کے سہ ماہی امتحان میں ہماری چاندی ہی ہوگئی......

رزلٹ آیا۔ ہمارا شمار بھی باجیوں کی اچھی (لیکن بغیر سلجھی) طالبات میں ہونے لگا...... پر کیا ہے کہ بڑی باجی ہمارے مزاج کی بدولت مشکوک ہوگئیں کہ ہم نے کہیں کوئی ڈنڈی تو نہیں ماری، کہاں پوزیشن اور کہاں ہم؟ یہی وجہ تھی شاید کہ ششماہی امتحان میں باجی بار بار ہمارے پاس آتیں اور دیکھتیں کہ ہمارے پاس کہیں کوئی جن تو نہیں! خیر اللہ اللہ کرکے سب کی دعاؤں سے ہم نے عامہ پار کرلی...... اب نئی ٹینشن شروع، مدرسہ چھوڑنے میں تین ہی سال رہ گئے ہیں...... کہاں تو ہم ایک جگہ ٹک کر بیٹھنے والے نہ تھے اور کہاں یہ کہ مدرسے کی جدائی کا غم لاحق ہوگیا۔ خاصہ اپنے نام کی طرح ہے...... اس نے نہ صرف ہمارا بلکہ ہمارے پیارے مدرسے ''مدرسہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ للبنات'' کا بھی شدید قسم کا امتحان لیا۔ الحمدللہ اس میں ہم سب کی دعاؤں سے سرخرو ہوگئے۔

خاصہ میں ہمارے مدرسے کی ایک باجی ''نور الصباح'' (جو اسم با مسمیٰ تھیں) خاصی غصے کی تیز مشہور تھیں۔ انہوں نے سب کے برقعوں سے نگ نکالے تو ہم بھی زد پر آگئے۔ ابو دبئی سے برقعہ لائے تھے۔ کالی کڑھائی اور کالے سفید چمکیلے نگوں والا صرف سامنے کی پٹی پر کام تھا۔ کام بہت خوبصورت اور کپڑا بھی شاندار تھا اور برقعہ ڈھیلا ڈھالا تھا سو ہم مدرسے میں بھی یہی پہننے لگے (کیوں کہ اس بات سے ہمیں چڑ ہوتی کہ مدرسہ کے لیے الگ برقعہ اور تقریب کے لیے الگ برقعہ، منافقانہ سی روش لگتی تھی) باجی نے بہت ہی پیارے طریقے سے سمجھایا اور پھر اپنے ہاتھوں سے کچھ نگ یوں نکالے کہ پھر ہم نے خود سارے نگ نکال دیے، ایسے کہ اس کے بعد نگوں والا برقع کبھی نہیں پہنا۔

عالیہ کا سال ہمارے لیے ہر اعتبار سے سربلندی لے کر آیا کیونکہ اس سال میں ہماری عزیز از جان دو باجیوں بشریٰ باجی اور جویریہ باجی کی واپسی ہوگئی اور مدرسے میں نئے پھول بھی آگئے۔ اب ہم سے دو درجہ جونیئر بھی تھے۔ خاصہ اور عامہ...... ہماری شوخیاں، شرارتیں پہلے سے بڑھ گئیں۔ چھوٹا سا پر سکون مدرسہ...... ہم اپنے درجہ میں ٹک کر کم ہی بیٹھتے (پڑھنے تو بیٹھنا ہی پڑتا تھا) عامہ، خاصہ، یا وضو خانہ یا پھر خالہ کے ساتھ گپیں لگاتے ہوئے پائے جاتے تھے۔ چونکہ درجہ خاصہ کی طالبات سب ہی ہم سے عمر

حجاب الحریم ®
Hijab ul Hareem®
The Exclusive Hijab Collection
KARACHI:
TARIQ ROAD: 61-C, Adjacent Real Jewellers, opp Zubaida's Tariq Road. Tel: 021-34559192, 34314882 Call: 0321-2435279
HAIDERY: Shop No. 32, Haidery Centre, Next to Khursheed Market, North Nazimabad. Tel: 021-36629832 Cell: 0321-2435279
ZAMZAMA: Shop No. 2, Zamzama 5th Commercial Street, Phase 5, D.H.A. Tel: 021-35375452 Cell: 0321-8216196
GULSHAN-E-IQBAL: Shop No. 28, KDA Market, Block 3, Gulshan-e-Iqbal Tel: 021-34813442 Cell: 0300-2195607
DEFENCE: Shalimar Lace, Plot No, C-97, 9th Commercial Street, Phase-4 Near NIB Bank, D.H.A, Karachi. Tel: 021-35805574 Cell: 0321-8216196
LAHORE:
Enem Store: Liberty Gulberg III. Tel: 042-35758001-3
Haji Karim Buksh: (KHB) Liberty Market, Gulberh III. Tel: 042-35755678, 111-452-452
Tip Top Fabrics: 17th Commercial Zone, Gulberg III, Liberty. Tel: 042-35760214, 0300-4123011
Al-Balagh: Shop # LG 06, New Liberty Tower, Opp Pace, Model Town Tel: 042-35942233 Cell: 0321-5942233
Al-Balagh: Shop # LG 04, Land Mark Plaza, Jail Road, Lahore. Tel: 042-35717842-3 Cell: 0300-8880450
Raja Sahab: 32-Link Road, Modal Town, Lahore. Tel: 042-35168128, 35168190
MULTAN:
Hijabul Hareem: Shop # LG01
United Mall Abdali Road, Multan
Tel: 061-4584787
RAWALPINDI:
Shop # G-3 Malikabad Shopping Mall,
Muree Road Rawalpindi.
Tel: 051-4853078, Mob: 0344-5078757
FAISALABAD:
Shop # 154 (Upper Ground) Center Point Plaza,
Jharan Wala Road, Faisalabad.
Tel: 041-8544685 Cell: 0311-1544685
ISLAMABAD:
At Al Kausar: 7-D Super Market.
Tel: 051-2823131, 0344-5402540
Mem Jee: Shop No. 12-E, Jinnah Super Market, F-7
Tel: 051-2650663, 0300-5136766
PESHAWAR:
Wadood Home Store: University Road, Peshawar
Tel: 091-5854430, 5701990
Day to Day Store: JAWAD TOWER, UNIVERSITY ROAD, PESHAWAR.
Tel: 091-5843980, 5843960
URL: www.hijabulhareem.com E-mail: info@hijabulhareem.com

سے عمر میں بڑی تھیں اور عامہ کی کچھ بڑی اور کچھ ہم عمر تھیں۔ رہا ہمارا اپنا درجہ تو ہم پانچ طالبات کم عمر تھیں ...... ان میں سے ...... میں، صوفیہ اور شازیہ، تین ایک، ایک تین کی مثل تھے اور ہیں الحمدللہ!

سچ کہوں تو عالیہ میں مدرسے کی اتنی برکات ظاہر ہوئیں کہ اس کی نور کی بارش نے یہ بھلا دیا کہ ہمیں یہاں سے جدا ہونا ہے۔ کیا کیا خواب نہ بن لیے مستقبل کے اور یہ بھول ہی گئے کہ ایک دن مدرسہ چھوڑ جانا ہے اور آگے ایک روایت پسند خاندان موجود ہے...... درجہ عالیہ میں ہم تینوں (میں، شازی، صوفی) کبھی ببل کھا کر اسٹیکر کسی ہم جماعت کے کاندھوں پر چپکا دیتے تو کبھی رسی سے ڈیسک اور کسی کی قمیض ساتھ باندھ دیتے، تو کبھی سیفٹی پن سے دو دوپٹے ساتھ باندھ دیتے۔ ان شرارتوں میں شازی، صوفی سے زیادہ ہم آگے ہوتے کیوں کہ نالائق جو واقع ہوئے تھے۔ عالیہ میں مولانا محمود الرحمٰن صاحب (خاصہ میں اصول الشاشی، ہدایت النحو انہی سے پڑھنے کا اعزاز حاصل ہے) ہمارے تین مضامین لیا کرتے تھے۔ تفسیر، سراجی، دروس البلاغہ...... وہ تشریف لاتے ہی ہمارا نام لے کر فرماتے، عبارت پڑھنا شروع کیجیے۔

عالیہ ہی میں سراجی میں ہمارے استاد محترم کے استاد مولانا فاروق حسن زئی صاحب ہماری سراجی کا امتحان لینے آئے...... کم وقت میں زبردست مقابلہ ہوا...... ہم اور سدرہ باجی مقررہ وقت سے پہلے ہی پرچہ دینے میں کامیاب رہے، بہت دعائیں ملیں، لیکن وہ پرچہ نہ ملا مگر ایک اعزاز تو مل گیا......

مولانا صاحب دامت برکاتہم کا امتحان لینا اور دعائیں دینا اور آخری سال بخاری کی تقریب کی گفتگو، جب چادر پہنائے جانے کا لمحہ آیا ؎

ہے آج جدائی کی محفل
ہم بزم رفیقاں چھوڑ چلے
سند فراغت کی پانے والوں
تمہیں مبارک یہ دن خوشی کا

کی گونج میں ہم نے، جس کے بارے میں مشہور تھا ؎

بے وقت تو آنکھوں سے نکل پڑتے ہیں آنسو
ہو رونے کا ہنگام تو اکثر نہیں روتے

جب چادر پہنی تو یوں ہو گئے ؎

دل پگھلے تو یوں روئے کہ دریا ہوئے جاری
اور لوگ یہ کہتے ہیں کہ پتھر نہیں روتے!

اب آگے کیا کہوں ؎

نہ پوچھو مدرسے کی رُت وہاں کیسی سہانی تھی
کبھی تو کوئی قصہ تھا کبھی کوئی کہانی تھی

عالیہ میں تو گھر جانے کو دل ہی نہ کرتا تھا...... فارغ ہوئے عرصہ ہوا مگر آج بھی مدرسے سے کئی حوادثِ زمانہ کے باوجود تعلق مضبوط ہے...... مدرسے کی محبت، اساتذہ اور باجیوں کی دعاؤں ہی نے تو آج تک مدرسے سے جوڑ رکھا ہے۔ آج اسی اپنے پیارے سے مدرسہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ للبنات میں اللہ کے فضل سے معلّمہ کی مسند پر فائز ہیں۔ وہی جائے نماز جس کو حسرت سے دیکھتے اور کبھی باجی اپنے برابر میں تعلیم کے لیے بلاتیں بھی تو جائے نماز ہٹا دیتے ہم خود ٹک کر ایک طرف بیٹھ جاتے ہیں...... سب بچھڑ گئے ...... سہلیاں، ہم جماعتیں، باجیاں، اساتذہ مگر مدرسے کی بدولت حال احوال کا علم رہتا ہے اور ہاں اسی مدرسے کے ذریعے اللہ نے مجھے پیاری سی جویریہ باجی اور دو سہیلیاں عطا کیں، شازیہ اور صوفیہ!

آپ سب سے درخواست ہے کہ ہمارے مدرسے کی ترقی اور مہتمم صاحب دامت برکاتہم کے اخلاص اور تقویٰ کی قبولیت اور ہمارے تمام اساتذہ کرام، باجیوں، ساتھی طالبات اور ہمارے لیے دعا کیجیے کہ اللہ ہمیں ایمان والی زندگی اور موت دے اور ہمیشہ حق کے راستے پر استقامت سے نوازے۔ آمین

خواتین کی خوبصورتی کو مدنظر رکھتے ہوئے
شہزادی کورس
زمانہ قدیم سے ہی خواتین اپنے آپ کو جاذب نظر اور خوبصورت دیکھنا چاہتی ہے حافظ دواخانہ کے طبی ماہرین نے برس ہا برس ریسرچ کے بعد شہزادی کورس مارکیٹ میں متعارف کروایا ہے۔
شہزادی کورس کے فوائد
1- چہرے پر کیل مہاسے داغ دھبے پرانی سے پرانی چھائیاں دانے اور جھریوں کا خاتمہ۔
2- بال گرنا بند، بالوں کو سیاہ چمکدار اور گھنا بنائے۔
3- چہرے کی رنگت کو سرخ سفید مائل کر کے دلکشی اور گوراپن کیلئے بہترین ٹانک۔
4- موٹاپے کو ختم کرتا ہے۔ دبلے پتلے جسم کو سڈول اور صحت مند بنائے۔
5- نسوانی حسن میں اضافہ، جسم کو پُرکشش جاذب نظر بنائے۔
6- بندش ایام مخصوصہ میں بہت آزمادہ ہے۔
7- دل ودماغ کو طاقت دیتا ہے۔ اعصابی وجسمانی کمزوری کو رفع کرتا ہے۔
تعارفی قیمت 2995
ہماری ادویات ایک بار ضرور استعمال کریں اللہ کے حکم سے 100 فیصد نتائج حاصل ہوں گے
ملک بھر سے فری ہوم ڈیلیوری کیلئے رابطہ کریں۔
حافظ دواخانہ
مرکز بانجھ پن متصل گورنمنٹ سٹی ٹرمینل اڈا یتیم خانہ چوک لاہور
0300-5790946-0324-4323812

روگ

8

قرأت گلستان

کالا سیاہ نحوست بھری شکل کا وہ آدمی تھا جس کے ہاتھ پیروں پر نجانے کس زبان میں کیا کیا لکھا ہوا تھا۔ بال اور منہ اتنے میلے تھے کہ لگتا تھا وہ سالوں سے پانی کے پاس بھی نہیں گیا...... بدبو کے ایسے بھبھکے اٹھ رہے تھے کہ گل کو ابکائیاں ہونے لگیں۔

''جلدی بول لڑکی!''

عامل کا لہجہ تھا یا کوئی بم...... گل ڈر گئی اور پھر اسے خود پر گزری ظلم کی کہانی یاد آئی۔ آنسو ٹپاٹپ بہنے لگے اور اس نے فرفر ساری روداد سنا دی۔

''بس میرا شوہر مجھ سے پہلے جیسی محبت کرنے لگے انکل...... میں اس لیے آپ کے پاس آئی ہوں۔''

عامل بابا کو نجانے کیوں ہنسی آئی تھی۔ گل کو اس کی ہنسی انتہائی مکروہ لگی۔

''کماتا کیا ہے تیرا شوہر؟''

''الیکٹرونکس کی دکان ہے۔''

بانو کی زبانی گل نے یہی سن رکھا تھا تو یہی بتا دیا۔

ہو جائے گا تیرا کام...... تو گھر جا، تیرا شوہر تیرے قدموں میں گر جائے گا...... اور ہمیشہ تیرے آگے پیچھے پھرے گا۔''

گل کے لیے یہ تصور ہی خوش کن تھا کہ وقار اسے دوبارہ چاہنے لگے گا۔ وہ انکل کا شکریہ ادا کرنے لگی۔

''پیسے کتنے لائی ہے لڑکی؟''

''پیسے...... پیسے تو میرے پاس نہیں ہیں انکل۔''

اس کی بات پر عامل بابا نے اسے گھورا تھا، گل کو لگا اسے بابا نے نہیں وقار نے گھورا ہے۔

''قیمت ہوتی ہے لڑکی قیمت...... مفت میں کام نہیں ہوتا۔''

عامل نے چلا کر کہا تو گل گھبرا گئی۔

''میں یونہی گھر سے نکل گئی تھی انکل۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔'' اس کے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

''کوئی زیور ہو تو اتار دے۔ شوہر کی محبت سے بڑھ کر نہیں ہوتا زیور۔''

گل کو فوراً دھیان آیا کہ اس نے کانوں میں اوپر نیچے دو بالیاں پہنی ہوئی تھیں۔ اس نے دونوں جوڑیاں اتار کر رکھ دیں۔

''شوہر محبت کرے گا تو ایسی تجھے دس اور بنوا دے گا۔ دل چھوٹا نہیں کر اور جا گھر شوہر کے تکیے میں یہ تعویذ ڈال دے اور پھر اپنے شوہر کے ساتھ آرام سے رہنا۔''

گل مٹھی میں تعویذ دبا کر باہر نکل گئی۔

☆

''گل! شام ڈھلے گھر سے باہر نہ رہا کر۔''

حاجرہ آپا کی آواز کانوں میں گونجی تھی۔ وہ تیز تیز قدم بڑھانے لگی۔ بس کا نمبر وہ بھول چکی تھی کہ کون سی جاتی ہے۔ ہر آتی جاتی بس کو پوچھتی اور پھر پیچھے ہٹ جاتی۔ بالآخر ایک بس آئی اور وہ اس میں چڑھ گئی...... کرایے کے لیے اس نے پھر معذرت کر لی، اب کی بار کنڈیکٹر اچھا تھا کہ کچھ نہیں کہا۔ البتہ ہر کوئی نجانے کیوں اسے سر سے لے کر پیر تک گھورنا اپنا فرض سمجھتا تھا...... اس نے خود بھی اپنے آپ کو دیکھا تو بدحواس فقیرنی کا احساس ہوا...... وہ جلد سے جلد گھر پہنچنے کی تمنا کرنے لگی...... مطلوبہ اسٹاپ پر اسے کنڈیکٹر نے مطلع کیا تو وہ جھٹ سے اتر گئی۔ بیس منٹ کا فاصلہ اس نے دس بارہ منٹ میں طے کیا اور گھر کے دروازے پر پہنچ گئی۔

☆

''کہاں چلی گئی تھی گل، میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔''

بانو نے جھٹ سے اسے اندر کھینچا اور دروازہ بند کر لیا۔ بانو کو پتا تھا کہ وہ راستوں سے ناواقف ہے۔ گل کو بانو کی اتنی سی فکر بھی بہت لگی اور وہ اس کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ شکیلہ نے اسے روتے دیکھ کر ماں کو مخاطب کیا۔

''اس سے پوچھو اماں پانچ گھنٹوں سے کہاں تھی یہ؟''

''اماں میں اسٹاپ پر گئی تھی، پر میرے پاس پیسے نہیں تھے۔''

اس نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا۔

''مجھے آج بھی بہت مارا ہے وقار نے اماں یہ دیکھو......'' اس نے بھل بھل روتے ہوئے اپنی چادر اتار دی۔

''چل چل اندر جا۔ دہلیز پر کھڑی ہو کر بین نہ ڈال۔''

بانو نے اسے ڈپٹا تو وہ آنسو پونچھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ وقار نجانے کہاں تھا اس نے دروازہ بند کر کے وقار کا تکیہ کھولا اور تعویذ کو اس میں ڈال کر سلائی لگا دی پھر غلاف بھی چڑھا دیا۔

☆

گندے سندے حلیے میں وقار رات گئے گھر آیا تھا۔ شکیلہ نے اسے کھانا نکال کر دیا۔ بانو بھی اٹھ کر اس کے پاس آ بیٹھی۔ پھر وہ تینوں باتیں کرنے لگے۔ وقار اس وقت بالکل پہلے جیسا تھا۔ گل کو لگا شاید اس کے ڈالے گئے تعویذ نے اثر کر دیا لیکن ابھی تو بانو کے تعویذوں کا کمال تھا کہ وہ ان کے پاس بیٹھا تھا تو ہنس بول رہا تھا۔ گل کے تعویذ تو اس پر اب اثر انداز ہونے تھے۔

☆

وقار کمرے میں آیا تو اس کا وہی اکھڑا اکھڑا انداز تھا۔ گل بھی سوتی بن گئی، نجانے کتنی دیر گزری تھی کہ کمرے میں وقار کی سسکیاں گونجنے لگیں۔ گل اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وقار پہلے کافی دیر تک سسکیاں بھر کر روتا رہا، پھر سسکیاں ہچکیوں میں بدل گئیں اور پھر وہ دھاڑیں مارنے لگا۔

وقار کی حالت دیکھ کر گل کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس نے کبھی کسی مرد کو روتے نہیں دیکھا تھا اور اس طرح زار وقطار...... وہ حیران پریشان اس کی طرف بڑھی لیکن وہ چیخ چیخ کر روتا رہا...... بانو اور شکیلہ نے شور شرابا سن کر بھی باہر آنے کی زحمت نہیں کی کیوں کہ ان کا خیال تھا کہ شامت گل کی آئی ہوئی ہے۔

جب گل سے وقار کسی طرح نہ سنبھلا تو وہ باہر کی طرف دوڑی اور بانو کو بلا لائی...... بانو اور شکیلہ کا بھی وقار کو اس طرح دیکھ کر جسم کانپ اٹھا۔ انہوں نے لاکھ کوششیں کیں لیکن وقار پوری رات روتا رہا۔ اس کے ساتھ گل بھی روتی رہی، بانو تفکر اور پریشانی سے یہاں وہاں چکر کاٹ رہی تھی اور شکیلہ گل کو دیکھ رہی تھی۔ گل کا رونا شکیلہ کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

☆

فجر کے بعد وقار سویا تھا، تب کہیں جا کر بانو اور شکیلہ اپنے کمرے میں گئی تھیں، لیکن ایک گھنٹے کے بعد ہی وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے کمرے کی کی چیزوں کو اٹھا اٹھا کر پھینکا، پھر رونے لگا۔ وہ یوں رو رہا تھا جیسے کوئی بچہ روتا ہے۔ گل کو سمجھ ہی نہ آیا کہ وہ کیا کرے؟ وہ ایک کونے میں دبک کر بیٹھی رہی۔ وقار روتا رہا، روتا رہا پھر سو گیا۔

(جاری ہے)

ناقابل فراموش

آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

اہلیہ ابراہیم صدیقی۔کراچی

یہ ناقابل فراموش واقعہ میری سہیلی نے سنایا۔انہی کی زبانی تحریر کر رہی ہوں۔

یہ 1988ء کی بات ہے، جب لسانیت عروج پر تھی اور ایک لسانی تنظیم کی دہشت گردی نے پورے شہر کو یرغمال بنایا ہوا تھا۔

ایک دن کچھ نوجوان دروازے پر چندہ مانگنے آئے۔میں نے منع کر دیا۔وہ پھر آئے۔

’’آپ کچھ تو دیں، چلیں پانچ یا دس روپے ہی دے دیں۔‘‘

ان کو پھر ٹالا کہ بھئی مجبوری ہے،ہم نہیں دے سکتے۔وہ بھی ضد میں آگئے۔

’’آپ کو چندہ تو دینا ہی ہوگا،چلیں دو روپے ہی دے دیں۔‘‘

تب میں نے کہا:

’’دیکھو بھائی ہمارا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے اور ہم خود چندہ جمع کرتے ہیں، جو بھی خوشی سے دے،اس رقم کو ضرورت مندوں پر خرچ کیا جاتا ہے، زکوٰۃ،صدقات،عطیات ہر پیسے کا الگ حساب ہوتا ہے۔بات پانچ یا دس روپے کی نہیں،بات اصول،نظریہ اور ایمان کی ہے۔اچھا یہ بتاؤ یہ گولی کتنے کی آتی ہے؟‘‘

ان لڑکوں نے کہا،ڈیڑھ یا دو روپے کی، تب میں نے کہا کہ میں دو روپے دے کر کسی گولی میں حصہ نہیں لگانا چاہتی کہ وہ میرے ہی مسلمان بھائی کی جان لے، کشمیر جاؤ، بھارتی دہشت گردوں سے لڑو ،اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرو،ہم ایک ہزار روپیہ مہینہ تمہیں دیں گے۔

یہ سن کر وہ آپے سے باہر ہوگئے۔دھمکی آمیز لہجہ میں کہا:

’’آپ نے بلاوجہ ہمیں مشتعل کیا ہے۔اب سنگین نتائج بھگتنے کے لیے تیار ہوجائیں۔‘‘

اس کھلی دھمکی کے باوجود میں نے حوصلہ سے انہیں جواب دیا:

’’مارنے والے سے بچانے والا بہت بڑا ہے۔ ان شاءاللہ تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے۔‘‘

ان لڑکوں نے مکان پر کراس کا نشان لگایا اور چلے گئے یہ کہتے ہوئے کہ آج رات ہم تمہارا گھر جلادیں گے۔ان کے جانے کے بعد میں نے اپنے شوہر کو فون کیا،وہ گھبرا گئے کہ آج تو میں نہیں آسکتا، ایمرجنسی ڈیوٹی ہے،تم بچوں کو لے کر بھائی کے گھر چلی جاؤ فوراً اور ضروری سامان محلے کے کسی گھر میں رکھوادو۔‘‘بھائی کو بھی انہوں نے فون کر دیا۔

میں نے محلے والوں کے گھر ضروری سامان رکھوایا۔ ہر کوئی مجھے لعن طعن کرنے لگا کہ آپ کو ان سے نہیں الجھنا چاہیے تھا۔یہ بہت خطرناک لوگ ہیں۔ درجنوں لاشیں گرانے والوں کے مقابلے میں ہم آپ کی مدد نہیں کر سکتے، کہیں ہم بھی مصیبت میں گرفتار نہ ہوجائیں۔ میرے بھائی بار بار فون کر رہے تھے۔

میں نے ان سے پوچھا کہ یہ لوگ کس طرح واردات کرتے ہیں۔انہوں نے بتایا قیمتی سامان سوزوکی میں بھر کر باقی چیزوں کو آگ لگا کر چلے جاتے ہیں۔

میں نے انہیں للکارا تو تھا مگر فطری بات ہے کہ خوف زدہ بھی تھی اور فکر مند بھی۔خوف یہ تھا کہ تنہا دیکھ کر بے ہودگی پر نہ اتر آئیں۔ بہر حال میں اللہ کے بھروسے پر چھ ماہ کی بچی کے ساتھ گھر ہی میں رہی۔ محلے والے مجھے اپنے گھر بلانا گوارا نہیں کر رہے تھے کہ کہیں مخبری ہوجائے اور ہم نشانے پر آجائیں۔ اُدھر میرے بھائی باوجود کوشش کے آنہیں سکتے تھے کہ ان کے علاقے میں شدید ہنگامے ہو رہے تھے۔باقی ہمارا خاندان پنجاب میں تھا۔

میں نے عشا کی نماز پڑھی، اور اللہ سے خوب گڑگڑا کر دعا کی:

’’یااللہ یارحیم یاکریم!میری مدد فرما اس آگ کو گل زار کرنا آپ ہی کا کام ہے۔‘‘

کافی دیر رو رو کر دعا کرتی رہی۔پھر آیۃ الکرسی، دعائے انس،حادثات سے بچنے کی دعائیں پڑھ کر گھر پر اور اپنے اوپر دم کیا۔ مسلسل لاحول ولاقوۃ پڑھتی رہی۔میرے شوہر کے دوست لسانی تنظیم کے دفتر کے قریب رہتے تھے۔ان کا فون آیا کہ تین سوزوکیوں میں لڑکے آپ کے گھر کے لیے روانہ ہوئے ہیں۔ آپ فوراً گھر سے نکل جائیں۔ میں نے بچی کو گود میں لیا اور اوپر بنے ہوئے کمرے میں آگئی۔نیچے بھی دیکھتی رہی کہ گاڑیاں تو نظر نہیں آرہیں۔ پڑوس کی عورتیں بھی چھت پر آگئیں کہ تم ہمارے گھر آجاؤ ،درمیان میں چھوٹی سی دیوار تھی۔ میں نے کہا، خطرہ محسوس ہوا تو اُدھر آجاؤں گی۔لیکن اس وقت عجیب کیفیت تھی،خوف جو دن میں محسوس ہو رہا تھا، یکلخت بالکل ختم ہو گیا تھا اور دل مطمئن تھا کہ اللہ تعالیٰ ضرور حفاظت و مدد فرمائیں گے۔

اللہ کی قدرت دیکھیے کہ جیسے ہی وہ گاڑیاں میری گلی میں داخل ہوئیں۔سامنے سے رینجرز کی بکتر بند عین موقع پر آگئی۔وہ گاڑی ریورس نہیں کر سکتے تھے۔ سارے لڑکے اسلحہ سمیت گرفتار کر لیے گئے اور میں اپنے معبودِ حقیقی کے آگے شکرانے کے نفل پڑھنے لگی......

آج بھی ہو جو ابراہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

نظرِ بد دور کرنے کا وظیفہ

اہلیہ محمد ارشاد قریشی

ابن عساکر میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس تشریف لائے،آپ ﷺ اس وقت غم زدہ تھے سبب پوچھا تو فرمایا:’’حسن حسین کو نظر لگ گئی ہے۔‘‘

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا:

’’یہ سچائی کے قابل چیز ہے۔نظر واقعی لگتی ہے۔آپ نے یہ کلمات پڑھ کر انہیں پناہ میں کیوں نہ دیا؟‘‘

حضور ﷺ نے پوچھا:’’وہ کلمات کیا ہیں؟‘‘

بتایا:’’یوں کہیے:اَللّٰهُمَّ ذَا السُّلْطَانِ الْعَظِيْمِ، وَالْمَنِّ الْقَدِيْمِ ذَا الْوَجْهِ الْكَرِيْمِ وَلِيَّ الْكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ وَالدَّعْوَاتِ الْمُسْتَجَابَاتِ عَافِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مِنْ اَنْفُسِ الْجِنِّ وَاَعْيُنِ الْاِنْسِ

حضور ﷺ نے یہ دعا پڑھی وہیں دونوں بچے اٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے سامنے کھیلنے کودنے لگے۔

حضور ﷺ نے فرمایا:’’لوگو!اپنی جانوں کو اپنی بیویوں کو اور اپنی اولاد کو اسی پناہ کے ساتھ پناہ دیا کرو۔اس جیسی اور کوئی پناہ کی دعا نہیں۔‘‘(تفسیر ابن کثیر جلد 416/5)

نوٹ: مذکورہ دعا کو پڑھتے وقت جب ’’الحسن والحسین‘‘ پر پہنچیں تو ان اسماء کی جگہ اس شخص یا چیز کا نام کہیں، جسکو نظر لگی ہے۔ مجھے یا گھر میں کسی کو بھی جب نظر لگتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس دعا سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

آپ کا دسترخوان

طیبہ بنت جہان زیب، کراچی

گولہ کباب

اجزاء: قیمہ ایک کلو، ادرک لہسن پسا دو کھانے کے چچ، نمک حسب ذائقہ، لال مرچ پسی ہوئی دو کھانے کے چچ، سفید زیرہ ایک چائے کا چچ، گرم مصالحہ پسا ہوا دو کھانے کے چچ، کچا پپیتا پسا ہوا دو کھانے کے چچ، دہی آدھی پیالی، ڈبل روٹی کے سلائس دو عدد، پیاز کے لچھے حسب پسند، لیموں کے قتلے حسب پسند، کوکنگ آئل آدھی پیالی۔

ترکیب: باریک پسا ہوا قیمہ لے کر اس میں ادرک لہسن، نمک، لال مرچ، سفید زیرہ، گرم مصالحہ، پپیتا اور ڈبل روٹی ڈال کر پیس لیں۔ دو سے تین گھنٹے فریج میں رکھنے کے بعد اس میں دہی اور دو کھانے کے چچ کوکنگ آئل شامل کرلیں۔

اب ایک سائز کے گول کباب بنا کر سیخوں پر لگالیں، دہکتے ہوئے کوئلوں یا گرل پر سینک لیں، جب پکنے پر آجائے تو ململ کے کپڑے یا ٹشو کی مدد سے کوکنگ آئل لگاتے جائیں۔ سنہری ہونے پر کوئلوں سے ہٹادیں اور احتیاط سے سیخ سے نکال لیں۔

کوئلوں یا گرل پر نہ سینکنے کی صورت میں کبابوں کو ہلکے سے چکنے کیے ہوئے نان اسٹک پین میں سینک لیں، چولہے پر ایک کوئلہ دہکا کر کباب کے درمیان رکھ دیں، کوئلے پر تھوڑا سا کوکنگ آئل ڈال کر ڈھک دیں تو کوئلوں کی خوشبو آجائے گی۔ پیاز کے لچھے اور لیموں کے قتلوں سے سجا کر رائتے کے ساتھ پیش کریں۔

رائتہ بنانے کے لیے ایک پیالی دہی میں چٹکی بھر نمک، آدھا چائے کا چچ چینی، ایک چوتھائی چائے کا چچ کٹی ہوئی کالی مرچ اور آدھا چائے کا چچ بھنا ہوا کٹا ہوا زیرہ ڈال کر اچھی طرح ملالیں۔

☆

بریڈ رول:

اجزاء: قیمہ ڈیڑھ پاؤ، پیاز ایک عدد، ہری مرچ دو عدد، کالی مرچ دو چائے کے چچ، نمک حسب ذائقہ، چلی ساس ایک چائے کا چچ، سویا ساس ایک چائے کا چچ، انڈہ ایک عدد، بریڈ کے سلائس آٹھ عدد، چلنے کے لیے تیل دو کپ۔

ترکیب: قیمے کو اچھی طرح دھو کر اوپر دی گئی سب اشیا اور بالکل تھوڑا تیل ڈال کر قیمہ پکنا رکھ دیں، جب قیمہ گل جائے تو انڈہ ابال کر چھوٹے چھوٹے پیس کر کے قیمے میں شامل کردیں۔ اب بریڈ سلائس کے کنارے قینچی کی مدد سے کاٹ لیں، کسی برتن میں پانی لے کر بریڈ کو ڈپ کریں۔ یاد رکھیں کہ اتنا مت بھگوئیں کہ ساری بریڈ پانی میں ہی گل جائے۔ اب پانی میں ڈپ کی ہوئی بریڈ کو ایک ہاتھ پر رکھ کر دوسرے ہاتھ سے ہلکا سا دبائیں کہ اس میں پانی باقی نہ رہے۔ اسی طرح ہاتھ پر رکھے رکھے درمیان میں قیمے کا آمیزہ رکھیں اور چاروں طرف سے بریڈ کو موڑتے چلے جائیں۔ اس طرح کے چاروں کونے اوپر کی طرف جمع ہوجائیں، اب اس کو ہولے سے دباتے رہیں، جیسے کوفتوں کو دباتے ہیں، اس کی بالکل گول شکل آجائے گی، اب کڑاہی میں گھی گرم کریں اور ایک ایک کرکے ڈالتی جائیں، جب لائٹ براؤن ہوجائیں تو پلیٹ میں نکال لیں، املی کی چٹنی یا دہی کی چٹنی کے ساتھ سرو کریں۔

نوٹ: اگر کنارے کاٹے بغیر بریڈ کو پانی میں ڈپ کیا تو رول کھلے رہیں گے، یا ٹھیک طریقے سے بند نہیں ہوں گے۔ اور سارا گھی ان کے اندر چلا جائے گا، یا آمیزہ نکل کر باہر آجائے گا۔ اور قیمے کے آمیزے کے علاوہ آپ چکن اور آلو کی چٹنی بھی استعمال کرسکتی ہیں۔

☆

گلاب جامن:

ترکیب: ایک پیالی کھوئے میں ایک پیالی کافی مجر چیز، آدھی پیالی میدہ اور آدھا چائے کا چچ بیکنگ پاؤڈر ڈال کر ملائیں اور پندرہ سے بیس منٹ تک اچھی طرح گوندھیں۔ چھوٹی چھوٹی گولیاں بنا کر نیم گرم گھی میں سنہری فرائی کرلیں۔ دو پیالی چینی اور ایک پیالی پانی کو تین سے چار منٹ پکا کر پتلا سا شیرہ بنالیں۔ اس میں چٹکی بھر زردے کا رنگ اور آدھا چائے کا چچ پسی ہوئی الائچی شامل کردیں اور چولہے سے اتارلیں۔ گلاب جامن کو تلنے کے فوراً بعد گرم گرم شیرے میں ڈال کر بیس منٹ تک کے لیے ڈھک کر رکھ دیں۔

روزے کا اصل مقصد

جو شخص استقبال رمضان کے سلسلے میں چھ چیزوں کو اپنالے وہ روزے کی نورانیت اعضاء اور دل میں محسوس کرے گا۔

1 نظر کی حفاظت 2 زبان کی حفاظت
3 کان کی حفاظت 4 تمام اعضاء کی حفاظت
5 کم کھانا 6 خوف ورجاء

آنکھ، زبان اور کان یہ تینوں اعضاء کو اس لیے الگ الگ بیان فرمایا کہ ان سے اکثر و بیشتر کبیرہ گناہ سرزد ہوتے ہیں جن سے دل کی نورانیت اور ایمان سلب ہو جاتا ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ آج کے دور میں نظر کی حفاظت کرنا ان مغرب زدہ اور فیشن زدہ عورتوں کے طبقے نے بے حد مشکل کر دیا اور رہی سہی کسر ان سائن بورڈوں نے پوری کر دی ہے جن پر عورتوں کی تصاویر آویزاں ہوتی ہیں، جیسے ہی ان پر نظر پڑتی ہے ایمان سلب ہوتا جاتا ہے۔ یہ تو ان بزرگ کی کیفیت ہے جو کہ دین کے علم سے روشناس اور گناہ کی نحوست سے واقف ہیں پھر کیا کیجئے ہمارے دل کا جو ناقص العلم ہے، جس طرح مرد کا عورت کی طرف دیکھنا بد نظری میں شمار ہے اسی طرح عورتوں کا نامحرم مردوں کو دیکھنا بھی بدنظری ہے۔

بازاروں میں خریداری کے دوران خواتین، مرد دکانداروں سے بھاؤ تاؤ کرتے ہوئے بدنظری کے ساتھ ساتھ آواز کی بے پردگی کی بھی مرتکب ہوتی ہیں اور اگر بے پردہ ہے تو اس کا گناہ الگ۔

اہلیہ محمد فیصل، کراچی

زبان کے گناہوں میں غیبت اور جھوٹ تو دو بڑے اور عام گناہ ہیں جو کہ مرد و خواتین دھڑلے سے کرتے ہیں اور ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ یعنی یہ ایسے گناہ بن گئے ہیں جن کا احساس بھی ہمارے دلوں میں نہیں رہا کہ ہم گناہ کر رہے ہیں۔ مردوں کا کاروباری معاملات میں جھوٹ بولنا تو عورتوں کا خانگی معاملات میں روزمرہ کا معمول بن گیا ہے۔ اور غیبت تو بس جہاں دو نفوس جمع ہوئے وہاں کسی تیسرے کی بات شروع ہوئی۔

کان کے گناہ میں غیبت، کسی برائی یا بہتان کا سننا اور موسیقی اور ساز باجوں کی آواز کا سننا۔ دیکھا جائے تو اب کس چیز میں موسیقی نہیں، بچوں کے کھلونوں میں موسیقی، موبائل فون پر ٹون بھی موسیقی سے بھرپور آئسکریم والے گلیوں میں نکلتے ہیں تو وہ بھی موسیقی کے ساتھ اپنی آئسکریم پیش کرتے ہیں۔ موسیقی کی جڑوں کو طاغوتی قوتوں نے ایسا مستحکم کر دیا ہے کہ ہم اب اس کو گناہ کے زمرے ہی میں شمار نہیں کرتے حالانکہ میرے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ:

''میں گانے کے ساز توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔''

افطار کا وقت ہے، دعاؤں کی قبولیت ہو رہی ہے، فرشتے دعاؤں پر آمین کہہ رہے ہیں، بھئی افطار کا صحیح وقت معلوم کرنے کے لیے ٹی وی لگا لیں، بس پھر ایسے مقبول وقت میں ٹی وی سے موسیقی کی نحوست نکلتی ہے اور فرشتوں کو وہاں سے بھگا دیتی ہے۔

پھر فرمایا تمام اعضاء کے گناہوں سے بچنا ہے کہ اگر مندرجہ بالا تین اعضا کو کنٹرول کر لوگے تو پھر دوسرے تمام اعضاء پر گرفت کرنا آسان ہو جائے گا۔

اسی طرح فرمایا اس ماہِ مبارک میں کم کھانے پر اکتفا کرنا ہے، حالانکہ ہمارا حال اُلٹ ہوتا ہے کہ کھانے کا اتنا اہتمام ہوتا ہے کہ اور مہینوں سے بڑھ کر کچن میں بھی وقت لگاتے ہیں جبکہ وقت مصلوں پر بڑھنا چاہیے۔

اللہ پاک نے کھجور ایک ایسی نعمت ہمیں عطا کی ہے اور افطار کے طور پر اس کا کھانا اوّلین سنت قرار دے دیا گیا ہے جس نے کھجور سے افطار کیا تو اس نے اس نعمت سے جسم کو تمام ضروری اجزاء فراہم کر دیے جس کی ضرورت تمام دن کے روزے کے بعد اس کو تھی اور ساتھ ہی کوئی دودھ سے بنی شے کھا لیں، ہو گئی پوری ڈائٹ، لیکن ہمیں تو نہ جانے کیا اناب شناپ کھانا ہوتا ہے جس سے کولیسٹرول بھی خوب بڑھتا ہے اور ساتھ ہی روزوں کے بعد کسلمندی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ پھر کتنی بیماریاں منہ پھاڑے ہم پر ہنستی ہوئی آتی ہیں۔ سب سے آخر میں خوف ورجاء فرمایا کہ جب ان پانچ چیزوں کو بحالت روزہ اپنا لیں گے تو دل میں اللہ کا خوف ورجاء ایسا چھا جائے گا کہ پھر دل میں فقط اللہ ہی اللہ ہوگا۔

بس اگر ہم روزے کی روح کو پا لیں تو روزے کے اصل مقصد کو پا لیں گے تو آئیے! آج ہی صلوۃ الحاجت کے نفل شروع کریں کہ اس رمضان میں ہم اپنے ان کھلے گناہوں پر قابو پا کر روزے کی روح کو پا لیں جس کے اثرات سارا سال ہمارے اعضا سے پھوٹتے رہیں۔

فریزر میں گوشت کتنے دنوں تک قابل استعمال رہتا ہے؟

یونائیٹڈ اسٹیٹس ڈپارٹمنٹ آف ایگریکلچر (usda) یعنی امریکی محکمہ زراعت کے گوشت اور پولٹری کے شعبے کے مطابق 40 ڈگری فارن ہائیٹ سے کم تر درجۂ حرارت پر سیٹ کیے گئے ریفریجریٹر میں رکھی گئی غذائیں اگرچہ محفوظ ہوتی ہیں لیکن ہمیشہ کے لیے نہیں۔

فریج کے اندر کا درجۂ حرارت جراثیم کی افزائش کی رفتار گھٹا دیتا ہے، مگر اسے مکمل طور پر روکتا نہیں ہے۔ اسی لیے بہتر یہی ہے کہ ان محفوظ شدہ غذاؤں کی تازگی اور معیار سے مستفید ہونے کے لیے ان کو بروقت استعمال کر لیا جائے۔

اگر زیادہ عرصہ گزر جائے تو منجمد غذائیں بھی خراب ہو سکتی ہیں۔ ریفریجریٹر میں گوشت کی حفاظت کے لیے جو رہنما اصول ہیں، ان کے مطابق چکن اور دیگر پولٹری، مچھلی اور دوسری سمندری غذائیں اور کچا قیمہ ایک سے دو دن تک فریج میں محفوظ رہ سکتے ہیں۔

راحیلہ خرم شہزاد۔ حیدرآباد

گائے، بچھڑے، بکرے، دنبے وغیرہ کے کچے گوشت کی بوٹیاں، پارچے، ہڈی والا گوشت، ایک ہفتے تک ریفریجریٹر میں رکھ کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح گوشت، مچھلی، پولٹری کا پکا ہوا سالن فریج میں تین سے چار دن تک قابل استعمال رہ سکتا ہے۔

خول میں بند تازہ انڈے فریج میں تین سے پانچ ہفتے تک محفوظ رکھے جا سکتے ہیں۔ انڈے کی کچی زردی یا سفیدی 2 سے 4 دن بعد قابل استعمال نہیں رہتی۔

ابلا ہوا انڈا ایک ہفتے تک فریج میں رکھنے کے بعد بھی کھایا جا سکتا ہے۔

بزمِ خواتین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

❖ میں آپ کے میگزین کے توسط سے یہ افسوس ناک خبر تمام قاریات سے شیئر کرنا چاہتی ہوں کہ خواتین کا اسلام اور بچوں کا اسلام کی معروف رائٹر ساجدہ بتول صاحبہ کے والد محترم کا 30 جون کو انتقال ہوگیا ہے۔ تمام پڑھنے والوں سے رمضان المبارک میں دعائے مغفرت کی خصوصی درخواست ہے۔
(صفیہ فاروق۔ کراچی)

ج: اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور آخرت کی ساری منازل آسان فرمائے۔ قاریات سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں خصوصی دعاؤں کے ساتھ عمومی طور پر ساری امت مسلمہ (زندہ اور مرحومین دونوں) کے لیے اہتمام سے دعائیں کیا کریں۔ یہ ایک بہت بڑا عمل ہے، جس کے بڑے بڑے فضائل ہیں۔ مندرجہ ذیل مسنون دعا یاد فرما لیجیے اور مستجاب اوقات میں اس دعا کو کثرت سے مانگیے:
اللھم اغفرلی و للمؤمنین و للمؤمنات والمسلمین و المسلمات الاحیاء منھم الاموات.

❖ خواتین کا اسلام ماشاء اللہ بہت اچھا جا رہا ہے۔ بدھ کی صبح اس کی وجہ سے بہت خوش گوار محسوس ہوتی ہے اور ناشتے کے ساتھ ہی پورا شمارہ چاٹ جاتے ہیں۔ پرانی مصنفات کے ساتھ ساتھ نئی لکھاریوں کی تحریریں بھی لاجواب ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب لکھاریوں کو جزائے خیر عطا کرے جو باتوں ہی باتوں میں نصیحت ہمارے دلوں میں اتار جاتی ہیں۔ شمارہ نمبر 534 میں رفعت سعدی نے فریبِ خوابِ ہستی بہت ہی خوب لکھا۔ اس تحریر کی تعریف نہ کرنا زیادتی ہوگی۔ شاباش رفعت...... اس طرح کی کہانیاں لکھتی رہا کرو۔ اہلیہ راشد اقبال، قرأت گلستان اور ساجدہ بتول بہت ہی اچھا لکھتی ہیں۔ ان لوگوں کے انٹرویو پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ سلمٰی آپا کا کڑھی کوفتے بار بار پڑھا اور ہر بار خوب ہنسے۔ ایسے کوفتے ہم نے بھی اپنے سسرال میں ایک دفعہ پکائے تھے۔ آپا سے گزارش ہے کہ ایسی تحریروں کے ساتھ جلوہ افروز ہوتی رہا کریں۔ (ناہید جعفر)

❖ شمارہ 536 ملا۔ اگر سرورق پر دی مسجد کا نام ومقام لکھ دیا جائے تو کیا ہی بات ہو۔ القرآن والحدیث کے بعد پیامِ سحر پہ آئے۔ مولانا حضرت حکیم اختر صاحب کے انتقال کی خبر دوبارہ سے رنجیدہ کر گئی۔ کچھ ہی عرصے پہلے ان سے تعارف ہوا تھا۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اگلے صفحے پر 'میرا پیغام محبت ہے' بنت احمد کی تحریر تھی۔ بھئی بہت ہی خوب۔ میں پہلے بھی ان کی پچھلی تحریر 'آپ کی منزل کیا ہے؟' سنبھال کر رکھ چکی ہوں کہ وقتاً فوقتاً پڑھنے والی چیز ہے۔ میرا پیغام محبت ہے، بھی ایسی ہی تحریر ہے ماشاء اللہ۔ بنتِ احمد کے تو ہم گرویدہ ہوگئے۔ 'اف وہ آنکھیں' بھی بہت خوب صورت تحریر ہے۔ قرأت گلستان صاحبہ کی 'روگ' کا آغاز تو بے حد شاندار ہے اور گرفت مضبوط دکھائی دیتی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ایک حمد اور ایک دعائیہ نظم خواہش بھیجی تھی، تاحال لاپتا ہے۔ (ز، ع تاج۔ بہاول پور)

ج: آپ کی تجویز بہت مناسب ہے، ان شاء اللہ آیندہ سرورق پر مسجد کا نام ومقام دینے کی کوشش کریں گے۔

❖ شمارہ نمبر 536 میں پیام سحر پڑھ کر دل بے حد غمگین ہوگیا۔ غم ایک بار پھر تازہ ہوگیا۔ حضرت اسلاف کی ایک نشانی تھے۔ اللہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اہلیہ راشد اقبال کی 'اف وہ آنکھیں' بڑی کمال کی تھی۔ شروع میں تو ڈر سا لگا کہ کون سی آنکھیں ڈراتی ہیں؟ پھر سمجھ میں آیا تو بہت اچھا لگا۔ نئی قسط وار کہانی ہمارے گھر سب نے شروع کی ہے اور سب نے پسند کی ہے۔ گل کا کردار بڑا بھولا بھالا معصوم دکھایا ہے۔ گل کو جب دیکھنے آئے اور اس نے اپنے ہونے والے شوہر کے بارے میں کہا، موٹا آلو...... گل کا شوہر بھالو...... یہ سوچ کر گل کا ہنسی کا فوارہ چھوٹا تھا اور میرا بھی...... اب بھی جب یہ جملہ ذہن میں آتا ہے تو خوب ہنستی ہوں۔ ساجدہ بتول کی تحریر 'جب وہ دلہا بنا' شروع میں تو عجیب محسوس ہوئی لیکن انجام بڑا زبردست تھا۔ (بنت مولانا سیف الرحمٰن قاسم۔ گوجرانوالہ)

❖ خواتین کا اسلام شمارہ نمبر 527 میں ایک تحریر نے ہمیں خوشگوار حیرت سے دوچار کر دیا، وہ تحریر تھی بنت سیف الرحمٰن قاسم گوجرانوالہ کی کہانی بدگمانی۔ ماشاء اللہ بہت ہی زبردست کہانی تھی۔ میری طرف سے بہت بہت مبارک ہو بنت سیف الرحمٰن کو پہلی کہانی لکھنے پر۔ ان سے گزارش ہے کہ وہ یہ سلسلہ کبھی ختم نہ کریں بلکہ اور زیادہ لکھیں۔ ان شاء اللہ ہماری دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔ اور میں تھوڑا خفا ہوں آپ لوگوں سے کہ آپ میرے والد کا نام غلط لکھ دیتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی بھی تیار نہیں ہوتا ماننے کے لیے کہ یہ خط واقعی ہمارا ہے۔ میرے والد محترم کا نام عبدالحمید ہے نا کہ عبدالمجید۔ (فاطمۃ الزہرا بنت مولانا عبدالحمید۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

ج: وہ سارے لوگ جو نہیں مانتے، انہیں اپنا یہ خط پڑھوا دیجیے۔

❖ شمارہ نمبر 528 ملا۔ بینا رانی صاحبہ کی ''باطن کی خوب صورتی'' بہت خوب صورت تحریر تھی۔ آمنہ شکیل صاحبہ کی ''جگنو جیسے لوگ'' اس بات کی ترجمانی کر رہی تھی کہ دنیا اچھے لوگوں سے خالی نہیں ہوئی۔ ''غفلتوں کے مارے ہم'' قرأت گلستان صاحبہ کی بہت عبرت آموز تحریر تھی۔ مسکراہٹوں کا تحفہ دیتی ہوئی یاسمین احمد علی صاحبہ کی ''جج جی اچھا اچھا'' بھی خوب تھی۔ ام حنین صاحبہ کا مزاح نمبر پر تبصرہ بھی اچھا لگا۔ مجھے آپ سے تین باتیں پوچھنا تھیں۔ مجھے ادیب بننے کا بہت ہی زیادہ شوق ہے اور میرے پاس کہانیاں لکھنے کے لیے آئیڈیاز بھی بہت ہوتے ہیں لیکن شاید الفاظ کی کمی کی وجہ سے میں کہانیاں نہیں لکھ پاتی۔ آپ مجھے بتائیے کہ مجھ میں لکھنے کی صلاحیت ہے یا نہیں؟ تیسری بات یہ کہ کیا درد کا درماں کے لیے علیحدہ لفافہ ضروری ہے۔ (ماریہ انور۔ پیپلز کالونی گوجرانوالہ)

ج: اصل چیز شوق ہے۔ صلاحیت خوب مطالعہ کرنے اور لکھتے رہنے سے پیدا ہو ہی جاتی ہے۔ درد کا درماں کے لیے یا کسی بھی سلسلے کے لیے علیحدہ لفافہ ضروری نہیں، مگر ہر سلسلے کے لیے علیحدہ صفحہ ضروری ہے۔ اسی طرح ہر چیز پر اپنا نام اور شہر کا نام لکھنا بھی ضروری ہے۔ یہ تو ہوگئیں دو باتیں...... تیسری بات کہاں گئی؟

❖ شمارہ 530 میں جادو اثر جملہ اچھی تھی۔ ناہید جعفر بہت دنوں بعد تشریف لائی۔ آئینہ بھی بہترین تھی۔ نئی قسط وار ناول کی پہلی قسط ہی بہت اچھی لگی ماشاء اللہ۔ ویسے کتنی قسطیں ہوں گی اس کہانی کی؟ (مائرہ بنت شیر محمد۔ قصبہ کالونی)

ج: جیسا کہ پہلے بتایا تھا، روگ نسبتاً مختصر کہانی ہے۔ بس دو تین قسطیں اور ہیں۔

نوٹ: Peri کی پراڈکٹس ہر ہومیو، جنرل، اور میڈیکل سٹورز پر دستیاب ہیں۔ برائے معلومات 0345/0321-6680699, 0300-4325915

لاہور ایس ایس لنکرز ہومیوسٹور 22 علامہ اقبال روڈ فون نمبر: 042-36314149,36369261 گوجرانوالہ پاک دواخانہ / میر ہومیو، اوور ہیڈ برج سیالکوٹ روڈ گجرات علی ہومیوسٹور چوک نواب سیالکوٹ گڈلک ٹو ہومیو، ریلوے روڈ جہلم پنجاب ہومیو/میاں ہومیو/ہمدرد دواخانہ رام دین بازار راولپنڈی سپر ہومیو/جاوید ہومیو بوہڑ بازار منگورہ سوات کریم فارمیسی ائیر پورٹ روڈ پشاور الشفاء ہومیوسٹور، سکندر پورہ کوہاٹ محمدی ہومیوسٹور کوچہ غلام مصطفیٰ مین بازار۔ اٹک ظہیر ہومیوسٹور، ریلوے گراؤنڈ۔ ڈیرہ اسماعیل خان بلاول/نواز/تحسین ہومیوسٹور، بالمقابل حق نواز پارک فیصل آباد پنجاب/فیصل/پاک/عبداللہ ہومیوسٹور، چنیوٹ بازار۔ ملتان سپر/الشافی ہومیو گھنٹہ گھر کچہری روڈ بہاولپور سٹی/فیصل ہومیوسٹور، احمد پوری گیٹ بہاولنگر عادل جنرل سٹور/تحصیل بازار، زیشان ہومیو بلدیہ روڈ رحیم یار خان طاہر/پاکستان/سومرو ہومیوسٹور، بانو بازار سکھر گیلانی ہومیو سٹور، واحد مارکیٹ تھلہ۔ حیدرآباد جرمن ہومیوسٹور، لجپت روڈ کراچی 0312-2810777 خواجہ میڈیکل سٹور ایمپرس مارکیٹ صدر۔ مانسہرہ الیاس پنسار سٹور، ظفر روڈ

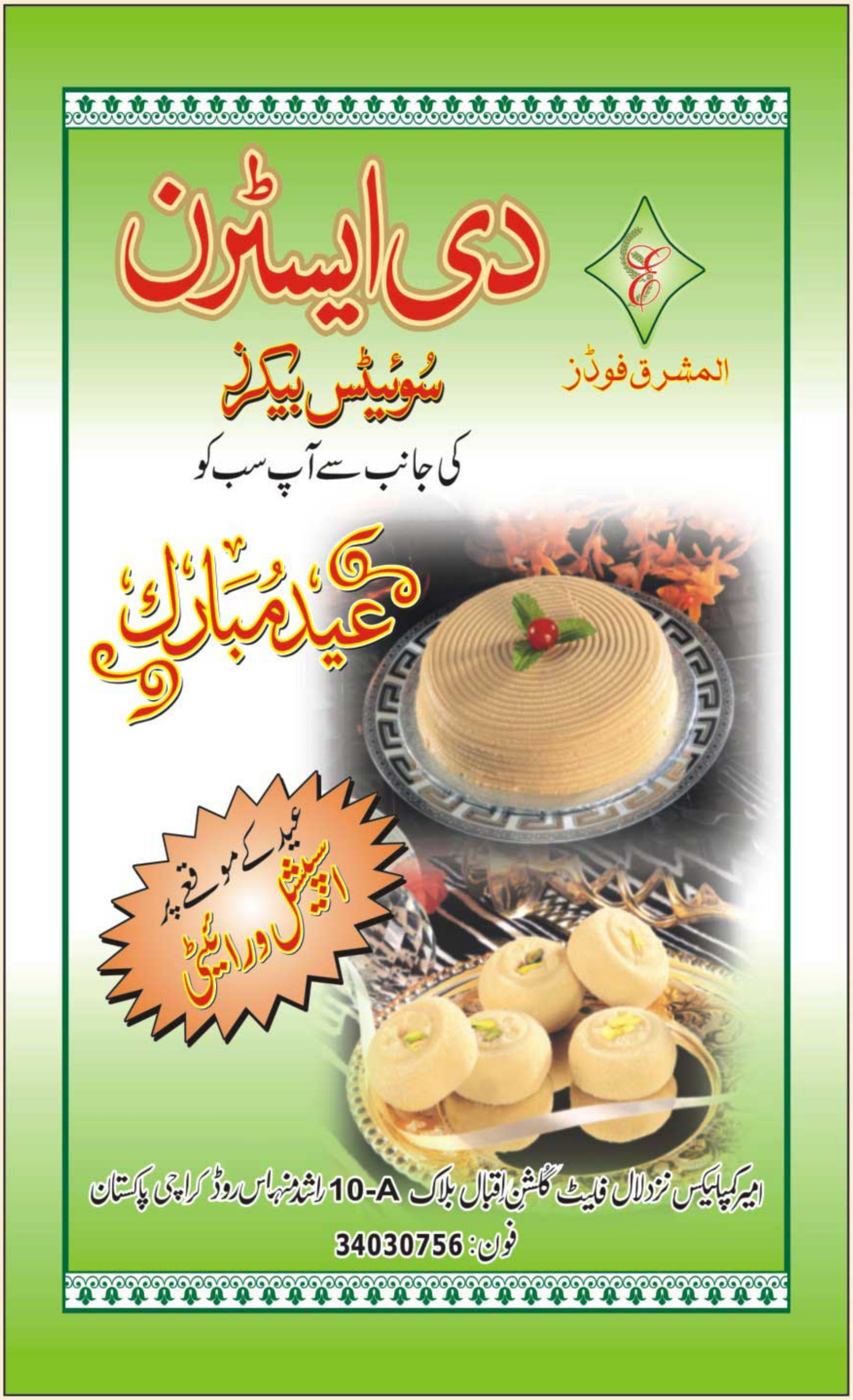
دی ایسٹرن
المشرق فوڈز
سوئیٹس بیکرز
کی جانب سے آپ سب کو
عید مبارک
عید کے موقع پر
اسپیشل ورائیٹی
امیر کمپلیکس نزد لال فلیٹ گلشنِ اقبال بلاک 10-A راشد منہاس روڈ کراچی پاکستان
فون: 34030756

Young's

رمضان کریم

ینگز مایونیز سے بنائیں
رمضان میں مزے مزے کے کھانے!

ینگز چکن لولی پوپس
تھاؤزینڈ آئی لینڈ ساس کے ساتھ

اجزاء:

1) چکن ونگز (کھال کیساتھ) :1 کلو
2) لہسن، ادرک پیسٹ :3 کھانے کے چچ
3) سفید مرچ (پاؤڈر) :آدھا چائے کا چچ
4) کالی مرچ (پاؤڈر) :آدھا چائے کا چچ
5) لال مرچ (پاؤڈر) :1چائے کا چچ
6) ثابت زیرہ :1 کھانے کا چچ
7) ہلدی (پاؤڈر) :آدھا چائے کا چچ
8) لیمن :2عدد
9) ہرادھنیہ، پودینہ :چوتھائی گڈی (مکس)
10) سفید تل :3 کھانے کے چچ
11) انڈے :2عدد (پھینٹ کر)
12) سفید سرکہ :3 کھانے کے چچ
13) نمک :حسبِ ذائقہ
14) کارن فلور :3 کھانے کے چچ
15) میدہ :2 کھانے کے چچ
16) کوکنگ آئل :2 کھانے کے چچ

ترکیب: چکن ونگز کو Loli Pops کی شکل میں کاٹ لیں (بازار سے بھی بنوا سکتے ہیں) اور نمبر 3 سے نمبر 13 تک دیئے ہوئے تمام اجزاء اچھی طرح مکس کر لیں پھر اس میں کارن فلور، میدہ اور آئل شامل کر کے اچھی طرح مکس کر لیں۔ آدھے گھنٹے کے لئے فریج میں رکھ دیں۔ کڑھائی میں تیل گرم کر کے ڈیپ فرائی کریں یہاں تک کہ لولی پوپس گولڈن ہو جائیں۔ لیجئے مزیدار چکن لولی پوپس تیار ہیں۔

تھاؤزینڈ آئی لینڈ ساس بنانے کی ترکیب

ینگز مایونیز	:1 کپ	ٹماٹو کیچپ	:2 کھانے کے چچ
شملہ مرچ	:آدھی (باریک چاپ کر لیں)	سرکہ	:2 کھانے کے چچ
گاجر	:آدھی (باریک چاپ کر لیں)	چینی	:1 کھانے کا چچ
سفید مرچ (پاؤڈر)	:آدھا چائے کا چچ	پانی	:2 کھانے کے چچ

ایک باؤل میں **ینگز مایونیز** کے ساتھ گاجر، شملہ مرچ، ٹماٹو کیچپ، سرکہ، چینی، سفید مرچ (پاؤڈر) اور پانی شامل کر کے اچھی طرح مکس کر لیں۔ لیجئے مزیدار "تھاؤزینڈ آئی لینڈ ساس" تیار ہے **ینگز مایونیز** سے بنے تھاؤزینڈ آئی لینڈ ساس کو سموسے اور پکوڑوں کے ساتھ کھائیں اور افطار کا لطف دوبالا کریں۔

YoungsFood | UAN:111-YOUNGS

ینگز مایونیز.. بنائے مزیدار ہر چیز